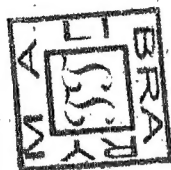


بفضل صالح ارض و سماء و خلایق مکین و مکان
کتا لایزال تصنیف شاعر شیرین بیان و ناظم کیمائی زبان شفق حسین علی
الوالمحاسن متخلص شمس صاته اند عن القدر و المحدث



ریاض شمس

در سال ۱۳۱۲

با هتمام بلوغ احقر حیان ناچیز محمد علیخان

در مطبع عزیز دکن واقع چته بازار مقبول چاش

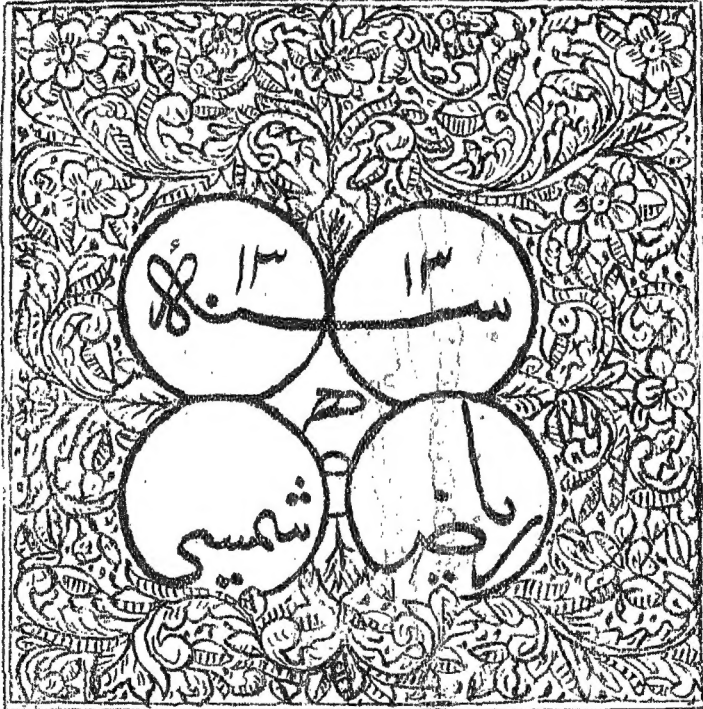
ج اول (۵۰۰) جلد (مجموعه حقوق محفوظه بین ایاد و مسکن نقشان اوله)

M.A. LIBRARY, A.M.U.



U56428

بفضل بیتا از مدیر و سرکار خود و نمایندگان



در مطبعه غفران مقبول برآید

URDU SECTION

۵۶۲۲۸



19 JUN 1972



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

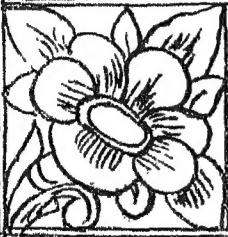
عرضداشت بخداوند خدا یگاہ والاشان نیر سپہ برج کامگاری قافلہ سالہ
میدان جلالت حدائق گلشن نختیاری انجمن آرائے بارگاہ جلالت فلک
اقبال مشتری خصال شمس اجلال فرخندہ مال اصفت جاہ نظام اسماک مظہر الہ
فتح جنگ میر محبوب علیخان بہادر فرمانروائے اقلیم دان ادام اللہ ملک

سر سروسازان عالمی تبار	گل گلشن نخت و باغ بہار
لقیب او سکی شرکت علم آفتاب	قد ہو س نہت ظفر ہم رکاب
کرم سلطنت اور انجم سپاہ	قمر محفل آرا فلک بارگاہ
خرد او سکے ناظم عطار دودیر	بشیر او سکا اقبال و دولہ دیر
بساط کرم سے زمین شمعفل	فلک اوج ہمت سے او سکی غفل

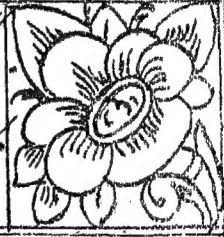
CHECKED-24

<p> آہی باقبال و جاہ و جلال سرانگندہ خامہ ہے تسلیم میں پس از دست بستہ پیہم بہو و گو کہ اسے کو کب بخت و عشرت میں بس اب سہتے سہتے شتم شیار جگر خون و خون آہ و آہ آنکھ کی میں کیا خستہ حالی کروں اب تم دل ناتوان پر پڑا بارنگ زبونی بخت اور قلم سخت ہے مگر شکر ہے بعد مدت و راز رسائی ہوئی بردرِ احتشام یقین ہو کہ بے قصد آئے مراد بس اسے صاحب عقد شکل کُشا </p>	<p> سلامت رہے تاصد و لبست میں میم مودب ہوں نظم میں بعد منت و عجز ہے عرض جو ہوا دام غم میں دربر زمین کیا دل سے ایک بخت صبر و قرار بہا لیکھے اشک کی روشنی طریق مصیبت شریک الم ہوا قافیہ و زمرہ کا تنگ قسمت کا مضرع ہی دولت ہی بامداد طالع ہوا سرفراز کہ مقبل میں جس در کے ادنی غلام کرے بخت تدبیر سے اتحاد سرفراز ہو جائے بہہ مینوا </p>
---	--

پڑی لطف کی اس پہ اب اک نظر	کہ اوقات تاچمین سے ہو بسر
ہوا جاتا ہے صبر بے تاباں	کہ اب انتظار سی دین ہوں غالب
نہیں بحر افلاس میں کوئی تہ	وسیلہ بحر فداں رستم صفات
رہے سایہ عاطفت میں غلام	دعا گو شہنشاہ کا ہر صبح و شام
اکہی رکھ او کو بگنچ چشم	باقبال دولت بلبل و علم
حوادث زمانے سے ہم ہم رہے	منظر و منصور دایم رہے

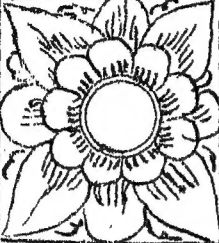
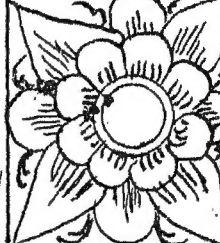


گزارندہ عرضی براز رنج و دشمن
نکھوار دیرین شفقت حسین

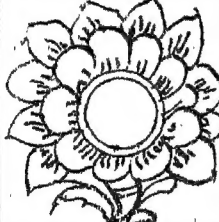



سندس درمخ حاقان عالی گہر سلطان محروم سدا را محو تاج و تہ
سلطان السلاطین شہنشاہ والا جاہ کیوان بارگاہ انجم سپاہ شاہان
زین فرمانروائی اقلیم دکن نظام الملک آصفیاء میر محبوب علی خان مظفر الملک
فتح جنگ بہادر خلد اللہ ملکہ و سلطنت

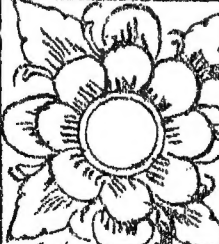

اسے فکرِ سالکِ سخنِ خسروِ اقلیم	ہو قصرِ خیالی میں برآمد پی تعظیم
خامہ ہو لہجہٴ عجزِ سراگندہٴ تسلیم	مصنوع میں تخصیص ہو قصرِ میں تقسیم

ہو لفظِ مرصع سے ادا نذر سخن کی	
اب بزم میں آمد ہے شہنشاہِ کن کی	

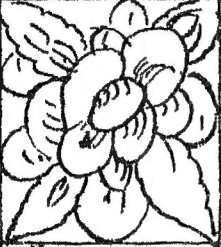
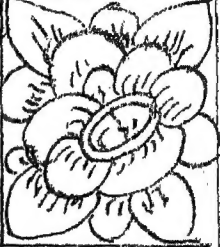
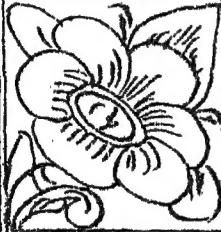

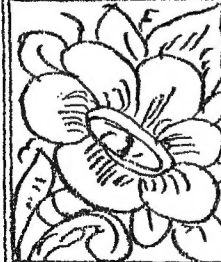
یہ بزمِ خوشی خیرت جمشیدِ بنوِ آج	ہر سا غزل ساغرِ امید بنے آج
ہر زہرہ جبین صورتِ ناپیدِ بنوِ آج	ہر بزمِ نشین مطلعِ خورشید بنے آج

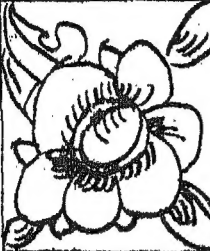
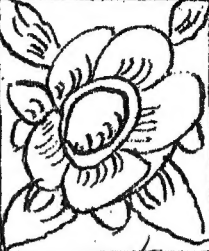
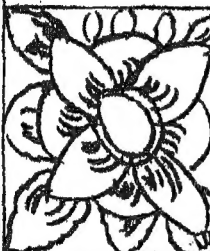
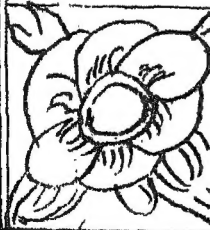

ہر شمعِ رو اب روشنیِ طورِ موحل کر	
تا سنگدل و سخت بنے موسمِ گل کر	

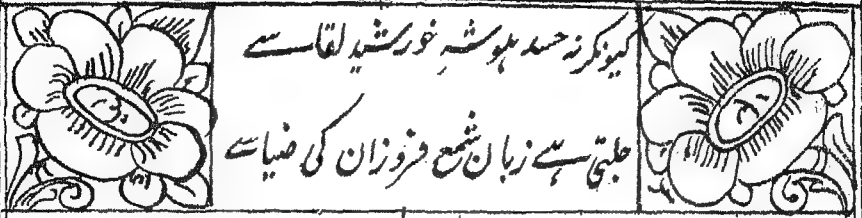
مانِ سندِ عزت پہ ہو خورشیدِ جہاں	دستورِ معظم ہو قمرِ دانشِ اعصاب
اور شیخِ اکابر بنے برجسِ ابوالکلبا	بہرامِ سپہ دار ہو میلِ رستم و ہر آبا

سرتا فلکِ را نیتِ اقبالِ کنچا ہو	
حیرت میں ہر اک صورتِ مثالِ کبر ہو	



<p>کریچ رسا سیر گلستانِ جنان کی حالت وہ دکھاؤ نہیں شہنشاہِ زمان کی</p>	<p>بچپن تا شبیبہ آج میں فروز و مکی کی آصف کے بنی شکل سلیمان جہان کی</p>	
	<p>گذرانہ خرد مند کوئی پیرو جوان سے نادر کو مطیع اپنا کرے سیفِ زبان سے</p>	
<p>اس فہم و فراست کا تو انسان نہیں ملتا مغل نہیں ملتا کوئی ذیشان نہیں ملتا</p>	<p>انسان تو کجا ہے کوئی سلطان نہیں ملتا دیو نڈو تو جزا آصف کے سلیمان نہیں ملتا</p>	
	<p>دم بنداسی پر ہے خرد مند جہان کا دانش سے لیا کام کمان تیرہ وینا کا</p>	
<p>اوس گلشنِ دانش کا یہ ذیشانِ شجر ہے اوس منج الاوصاف کا خاقانِ گہر ہے</p>	<p>اوس تخمِ نگوکاشت کا سلطانِ شہر ہے آصف کا یہ محبوبِ علی خانِ سر ہے</p>	
	<p>ہاں تخم و شجر سب میں شہر ہی تو یہی ہے پیارے میں سبھی لورِ نظری تو یہی ہے</p>	
<p>یہ جانِ جہانِ فخرِ سلاطینِ نیر میں تہلی ہے اگر چشمِ میں تو روحِ ہوت میں</p>	<p>یہ جانِ جہانِ فخرِ سلاطینِ نیر میں تہلی ہے اگر چشمِ میں تو روحِ ہوت میں</p>	

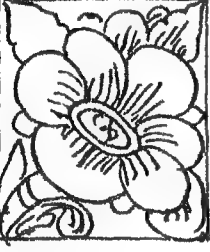
طوبی ہی گلستان میں تو شمشاد چمن میں	محمود اگر ہند سبب محبوب دکن میں
	
یوں ظلم و ستم ہو گیا معدوم ہشک کر جون خارالم پائے لقوڑ سے کھسک کر	
اقبال کمر بستہ اسی در پہ رہا ہے اجلال خداوندی اسی گہر پہ رہا ہے	خورشید چتر بن کے اسی سر پہ رہا ہے اور سکے جہان گیری اسی زر پہ رہا ہے
	
کیا شک و شبہ اسمین کہ نیل آہ ہے اقبال پہرا اوس سے کہ جاس سے پہرا ہے	
ناصر ہے غریبوں کا شہ فیض علی مان باپ کسی کا ہی کسی چاند اُجالا	بیوا و یتیم بن کا یہی پالنے والا ہے جاہ و حشم اسکا سکندر سجدہ والا
	
قائم ہے امان اس کے خرابات جہان اسائش و آرام مکین کو ہی مکان میں	
خورشید جہان تاب ہے یشاہل افروز شعشعہ ہے کہین اور کہین برق جہان نواز	ہے خیرگی اعدا کے لئے دوست کو تو اسکے لئے مرہم ہی تو اس کے لہو دل



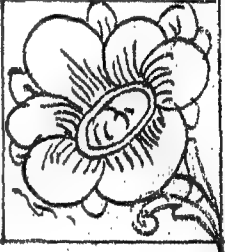
کیونکہ حسد ہوشہ خورشید لقا سے
جلتی ہے زبان شمع فروزان کی ضیا سے

حضرت کا سخن جلد سمجھتے نہیں دانا
باتو نہیں تو شیشے میں اتر جاؤ سیانہ

ہے فہم فراست میں شہنشاہ یگانہ
اور نکتہ بار یک سے دانا ہو دانا



تقریر پر امنوں سے مطیع اہل زبان
شوریدہ اگر سپر تو گر دیدہ جوان ہوں

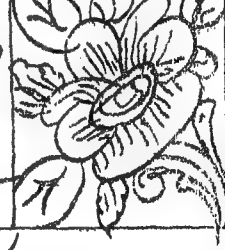


جبکہ کہ تصور ہو ہر اک طبع روا نہیں
کندہ ہو صفت و لمین ستائش ہفتائین

گزارانہ جوان ایسا سلاطین چہا نہیں
چرچہ ہو شجاعت کا بہم پیر و جوانین



وہ وصف پسندیدہ کہ دشمن میں شکار
مٹے ہیں تواضع پر سرِ عجز جیکا کر








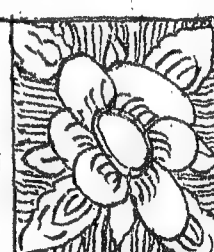


حاتم سے شہنشاہ کی سخاوت کوئی پوچھے
صغیم سے شہنشاہ کی شجاعت کوئی پوچھے

کسے سے شہنشاہ کی عدالت کوئی پوچھے
عاقل سے شہنشاہ کی فراست کوئی پوچھے



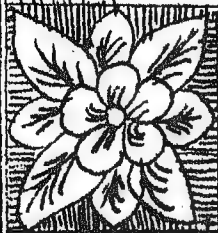
کمال ہے ہر اک فن میں استاد ہنرمیں



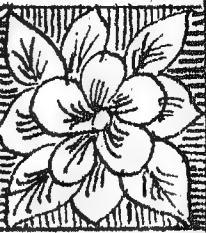
	جہر کو پرکھ لیتے ہیں بادیٰ نظر میں	
ایکتابے مروت میں تواضع میں ہر دینا جنات میں آصف ہی پرستان میں سلیمان	اخلاق مجسم ہے شہا منج الاحسان سلطان عرب میں ہر عجم میں یہ ہے خاقان	
	یہ جاہ و چشم تو کوئی سلطان نہیں دیکھا آصف کے پس عہد سلیمان نہیں دیکھا	
بحری نہ ہے بحر میں برین نہ ماباز بس مرغِ قفس روح نے قالب سے کی دُرا	جب صید کا عازم ہوا سلطانِ افغان شاہین کا دم بند تھا کنجشک کا آواز	
	اثرِ درین و در بند میں آناگ رہی تھے اور شیر بھی سایہ سے نکل بیگا رہی تھے	
جانبرہ نہو بندوق شر بار اثر سے بندوقِ ادھر سے چلی اور جانِ ادھر سے	گذرے کبھی شہرِ شہر والا کی نظر سے چھاتی پہ چڑھی اور نکل آئی جگر سے	
	اس برق سے بیدار ہو گئی در و دیوار یہ گرم ہوئی جب کبھی تن سرد ہوا	

<p>ہر نال شہر بار ہے پُربچ و عیب بس صفت شکن و شیر گن اسکا لقب</p>	<p>بان دست شہنشاہ مین یہ دواں ہے یہ لب لبی دشمن کے لئے جان بلیک ہے</p>
<p>دو گھوڑے چڑھا کر جو یہ چپا پر چڑھی ہے دشمن مین بہنیں دم کے اجل سر پر کھڑی ہے</p>	<p>دو گھوڑے چڑھا کر جو یہ چپا پر چڑھی ہے دشمن مین بہنیں دم کے اجل سر پر کھڑی ہے</p>
<p>جنش تو زمین کو ہوئی صدمہ تو فلک پر بیجان ہوا شیر تو سلطان مظفر</p>	<p>جون رعد گرج جاتی ہو بجلی سے چمکے بے سہر ہوا دشمن تو یہ بندوق ہوئی</p>
<p>دو ایک قدم چھپے یہ چلتی ہے قضا سے بے لاگ ہے شست اسکی ہر اک چوک و خلا سے</p>	<p>دو ایک قدم چھپے یہ چلتی ہے قضا سے بے لاگ ہے شست اسکی ہر اک چوک و خلا سے</p>
<p>یہ وہ ہے شر راگ بنے باگ پہ ہوجا تصویر اگر موت کو دکھلاؤ تو رو جا</p>	<p>جو اسکی مقابل ہو تو بس جاگو کہو جائے اس شکل اجل کو جو تضادیکہ لے سو جا</p>
<p>دہشت ہے دل اس مین جن خوف و خطر مین خود رشید مین زردی ہو سیاہی ہو خیر مین</p>	<p>دہشت ہے دل اس مین جن خوف و خطر مین خود رشید مین زردی ہو سیاہی ہو خیر مین</p>
<p>بس جان بچاتا وہ چلا آنکھ بچا کر</p>	<p>اک شیر نکل آیا کہین کان دبا کر</p>

جب چار ہوے چشم و بین شست ملک اک ضرب لگائی اُسے بندوق جہا کر



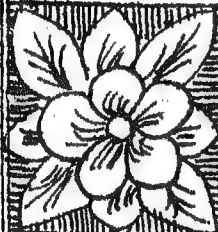
کہوڑا جو گرا گولی جگر چاٹ رہی تھی



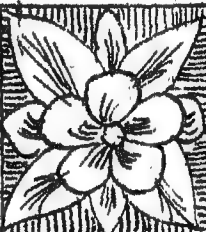
اور رشتہ انفاس قضا کاٹ رہی تھی

اک شیر نستان کو قضا گہیر کے لائی
جان آپ کے لی خون تو گولی کو چٹپائی

بندوق جو پھر آپ کے چھاتی پہ جمائی
اس آتش و دوزال نے سر جھونکے کھاتی



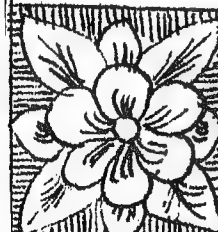
انسان کو سکتے ہے ملا یک پہ غشی ہے



بد خواہ کو ندامت ہے بھی خواہ کو خوشی ہے

ہاں صیلا سی سال میں چودہ ہین ہو و شیر
کہ ذات شہنشاہ کی توصیف سے ہے یہ

بازوئے شہنشاہ سے زبردست ہو زیر
اے شمس گستاخ مکر زیادہ الٹ پھیر



ہاں حمد و ثنا اس سے زیادہ نہیں دیکار



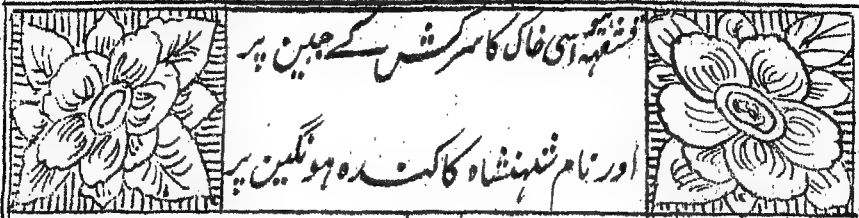
کہ حق کا وہ طالب ہے خوشامد سے ہے نیاز

باطل و عالم حتمت و شوکت رہی چھ ذات

صد سال سلامت بکراحت رہی چھ ذات

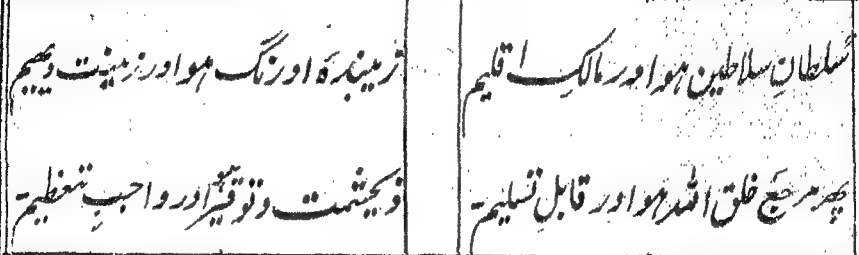
با عظمت شان تا بقیامت رہی چھ ذات

با گنج و گہر از سر و دولت رہی چھ ذات



فشتہ ہی خاک کا سرکش کے جبین پر

اور نام شہنشاہ کا کتہ ہو نگین پر

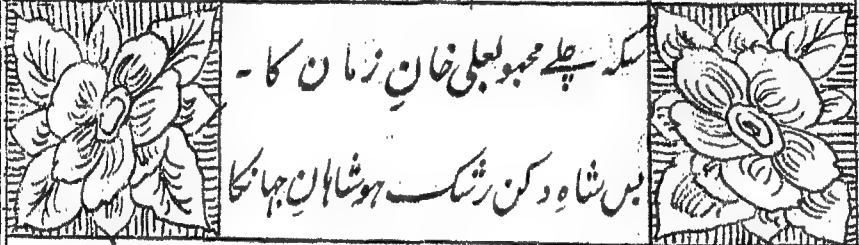


سلطانِ سلاطین ہو اور مالکِ اقلیم

زمیندہ اور نگ ہو اور زمینیتِ دیم

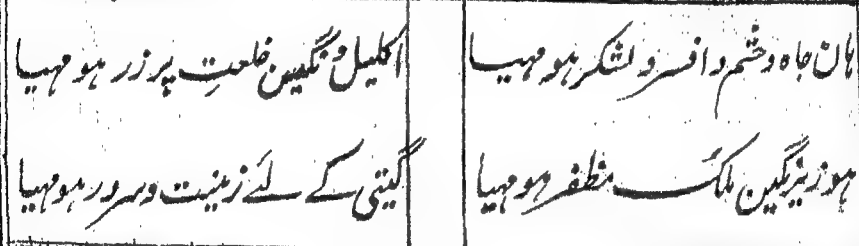
پھر مرجعِ خلق اللہ ہو اور قابلِ تسلیم

و یحیشت و توقیر اور واجبِ تعظیم



سکہ چلے محبوبِ علی خانِ زمان کا -

بس شاہِ دکن رشک ہو شاہانِ جہان کا

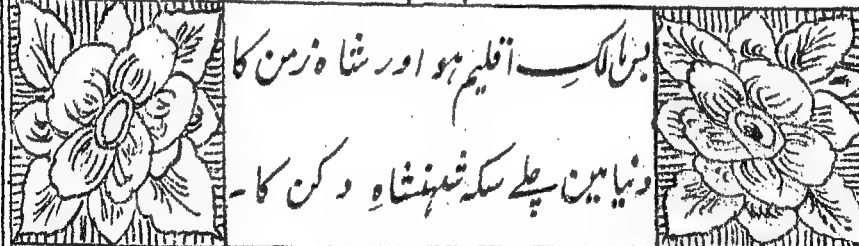


ہاں جاہ و ختم و افسر و لشکر ہو مہیا

اکلیل و نگین خلعت پر زر ہو مہیا

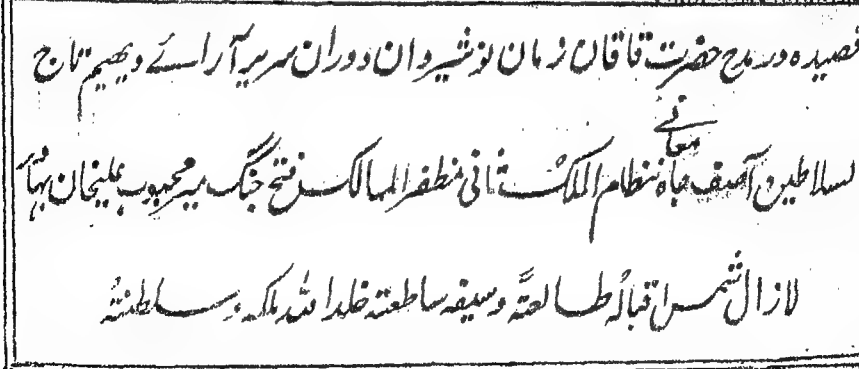
ہو زینتِ ملک مظفر ہو مہیا

گیتی کے لئے زمینیت و سرور ہو مہیا



بس مالکِ اقلیم ہو اور شاہِ زمن کا

دنیا میں چلے سکے شہنشاہِ دکن کا -



قصیدہ در مدح حضرت قاقان زمان نوشیروان دوران سریر آراستے و یحیم تاج

السلطانِ اصطفیٰ جاہ نظام الملک شانی مظفر الممالک فتح جنگ میر محبوب علیخان بہا

لازال شمس قبالہ طالعہ و سیفہ ساطعہ خلد اللہ ملکہ سلطنتہ

سندانهای جهان گشت مرهم خاطر نگار
 سرو قد نواز تن آهمن جگر فرخ نهاد
 جوهر از مردانگی خیره شد دست و تیر گشت
 قدم و ریادلی هرگز ننگید در تپاس
 صولت دخت چنادر خاطر ام قاده است
 بارک الله منج الاحسان و اخلاق کرم
 مهر اخلاق صفات برگزیدشت از او چو شاد
 هیچ شک در دل ندارم که تویی فریادرس
 کس نشنود این حکایت بر پی دیدار تو
 گر گموش جنگجو نعره رعد آسارسد
 یا اطمینان نشه ذیجاده درین عشرت کده
 تزه نجبی دست گیرد کسی خواهد اوست
 شمشیر این چه گفتار پریشان است و نیر

خشمگین را مژده باشد که بهار آمد بهار
 لهره در سپیدان بفتد که سوار آمد سوار
 خوان ایچم از ملک بهر شمار آمد شمار
 که از ان فطره در یاب به شمار آمد شمار
 که مضامین صف کشیده چون قطار آفتاب
 قات و الا مرتبت جای هزار آمد هزار
 شهره آفاق تو در هر دیار آمد و یار
 چون خروشیم که بهین حاجت بر آید بهار
 مثل سیاه بخاطر به قرار آمد قرار
 پائے بر ستار بخانه اش قرار آمد قرار
 شادمان باشد بر و سال هزار آمد هزار
 مهر نور طالع او چون بهار آمد بهار
 لیک داری دشت شایه بهار آمد بهار

غزل

سرسر کر ہون اوس رخ نیز گپ فن کا	یھی دلبر ہوا ہر پیشوا اگر مدفن کا
کے عاقل ہزاروں سامنے مجنون ہو گز	یچھو دنی شعبہ تھا اوس پر کسی سچے چھوٹا
عجاب عشق ہو گل خود ز قایت کا کرین عو کا	کہ لالہ ہجر غم میں ہو کبودی رنگ سن کا
ادھر تو سخت جانی ہر ادھر ہے سنگدل جانا	اتلا تلک بھی عالم سوز ہوا این سنگ آہن کا
اجل بھی ہم تم کش بد نصیبو گریزان ہے	ہمیتا سیف میں مارے ہوا تو قتل شمع کا
یچھو کالے جعد بیکرے اثر سبیل کا کہتو ہیں	نہیں ہر گز اترتا ہر چڑھایز ہر ناگ کا
کھان تو محبت بھی کہ دشتہ پاسو فنا ملتی	ہوا پامال یچھو بد بخت اذکھو نعل تون کا
ہو میرا شمس یاب نقشہ کش کہ سلمان تو	اجی کل کائے غمراش لو کہ ہندوبت برہمن کا
جب عاشق ہو گیا ہوں اوس رخ ماہ تابکا	زنجیر بان جہان ہوں وہ الم احباب کا
جام و ساقی لبالب وہ منور مل ناب کا	نکشف ہوتا نشہ میں حال بھر خواب کا
سطح نکلے مضامین اس پریشان بحر سے	سطح بحر جال ہوا اور ہو صفحہ آب کا
الافا لفت جنوار سے پلایا جام فنا	شیخ تو سب مر چکا لب کل سفر ہے شاب کا

چمکے طلسم جن ہر سیار اس کا ہے خون	تا بمشتر خاک چھڑے پیگا و اغل باب کا
اشک سانی ہے مری گوہر فشانے دوستو	اندرون انوان بنا ہون جن بلاغت ماکی
مشک تیرے نہ ہوش آیا ریض عشق کو	پیچ کیا جانے میساغش ہر سنبل تباکی
شمیہ حکمت شرع الفت بیان ہے بحرین	یہ سخن تاج سخن ہے موز زبان تابکی



سوز دل مرہم کے کہو سے فزیران ہو گیا	جب بھا کا نور بجز نار جو شان ہو گیا
سوختہ دل کی ترے جب اٹھی ہوا دل	وود شب میں خوف سے سوچ بھی بچان ہو گیا
جب کہی میں صفت کچھ لطف پیانگی سی	باع میں بھر رشک سے سنبل پریشان ہو گیا
کیا غضب میں پیچ کا کل گہات دل چل کے	کیے بل کھاتے ہو و دانان بھی ماوان ہو گیا
اس میں بوسی کے عاشق تھا تنہا ایمان لب	ہاؤ آخر آج پر حسرت داران ہو گیا
ایسے تھکے سچ غم بجز الم سے لای جسم	دیکھ کر دریا ہے سر در گریبان ہو گیا
ابو راہ عشق میں گل کے جھجھک تری	کسافر گور کا دنیا کا ہمان ہو گیا
خدا عارض نے تری پہچان چھڑا بد برگ	زرق و برق میں لاشہ سی جان ہو گیا

کیون جی شمس کی چمک کیسے فروزین عشق کے
پھلی ٹھوکر میں جل کا سر و سامان ہو گیا

غزل

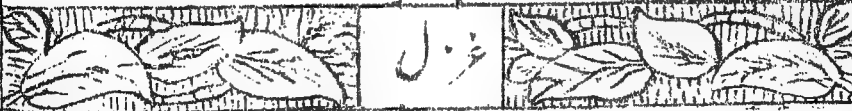
بس میں ہوں کے نیچے میں ناز واداسکے ہیں	ہم تو اسیر چند ہیں رلف دوتا کے ہیں
اچھے ہوئے جو زلف میں ماہ لقا کے ہیں	حالے میں ماہ کے نہیں پائے نضا کے ہیں
پسنت و طلب جو تم آئے شیبہ صال	ای جان من اثر یہ ہماری دعا کے ہیں
بزم عدد میں جلتے ہیں اٹھتا نہیں قدم	دامن گرفتہ ہات میری التجا کے ہیں
سنا پادہ شمع نزارت میں ہو جھلا	باتیں غصہ کے ہیں تو جفا میں بلا کے ہیں
شوقی مگر بس اس بادل غارترا جیب	پابند وہ صنم بڑے شرم و حیا کے ہیں
گرتے خود غلام شربت آپ ہوں تو کیا	پابند ہم بھی تورا صبر و رضا کے ہیں
کو تاہ کرنے دستِ ظلم کو میرے جان	عادی ستم جو پہنے کے خوگر جفا کے ہیں
بے ہوش ہوئے جو لاکہ تو مجروح صد ہزار	اوسکے تو ناخونہ میں ہنر و لہر با کے ہیں
پیر و صحابہ کے نقد میں آل کے	یہ خوبیاں بس امت خیر الہیہ کے ہیں
خاموش شمس کی چمک زبانی کو لگام دے	یہ یاد رکھ کہ کوئی ہوں بند و خدا کے ہیں

غزل	غزل
<p>اک چہ یہ غنیمت و غرض ہے سبب دلدارین اک میں ہوں تفسیدہ جگر و استیج و دمن لیکن میں اک ہوں نیم جان حکیمہ تہ من ہم پھر رہے ہیں در بدر محتاج ہیں اہل وطن یاں فارسی سبے کار ہوں تو ہر مشق کین جن کی ہے کچھ حالت تباہ کیا جانتی ہیں علم و فن ہے عرض جو بچہ نوگر دیکھیں یا سلطان دکن</p>	<p>اے سائے بزم طرب ہوں جان بیجان کین ہے شادان ہر اک بشر سر سبزین نخل شجر ہے فیض کا چشمہ روان سیراب ہیں خوردگان رہتے ہیں غیاب بیم و زہین مالک گنج و گہر ار و و پیر ہو سروار ہی ہر کام میں ہیشا ہر جو لوگ ہیں ذلت پر جاہ قانونین ہر دستگاہ حالت لکھی ہے سرسبز ہے آپ کے پیش نظر</p>
غزل	غزل
<p>نازد انداز نہ لے ہیں دو بالا جو بن نادک انداز ترے ہووین جو چشم پرین زلف و ناتری کار ہیں آنکھیں رہن تو طیا پنچون سے ادا کے ہوئی نیلی سن</p>	<p>واہ کیا طلعت دلکش ہے و ساحر چتون ابھی معارفضا ہمت کا باند ہے مدفن قتل لاکھوں کو کیا تو نے لاکھوں کو اسیر دم گلاشت نظر گل سے ہو جو دو چار</p>

جقدر جی میں آئی تیرے ستارے ظالم	دن قیامت کے مرا ہاتھ ہے نیراد من
نوحہ کر مویح ملامت جو ش زن بھرا شک	ماتم شمسے میں سیاہی بھیہ کاوشیون



کنارے ہوتی جاتی ہے نجات آہستہ آہستہ	بھی جاتی ہے کشتہ حیات آہستہ آہستہ
نفس اہرین لیا کرتی ہے بحر نور و ظلمت میں	و دور یا سے گذرتی ہے ثبات آہستہ آہستہ
بچہ ملاح قضا سوئے فنا کہتی ہے کشتے کو	کھان رہ میرے لئے جاتا ہے سات آہستہ آہستہ
خوشی ہے عمر بڑھنے کی خبر اسکی نہیں پکائی	کہ سہو کینچ لیتی ہے حیات آہستہ آہستہ
آطمی کس مصیبت ہے ہوا ہجرت کا دن آتش	کہ پھر سر پر چلی آتی ہے رات آہستہ آہستہ
جوانی ڈھل گئی شوخی شے پیری نے اگلا	ہمیں اب لینے آئی ہے وفات آہستہ آہستہ
فنا کے وہ شہ پر حسرت کا بہرہ بالا پیکر دیکھو	چلی جاتی ہے شمسے کی برات آہستہ آہستہ



نعرہ جو کہ دن آہ دل بستم سو کل جائے	گیتی کو ترزل ہو فلک پر ڈھل جائے
حسرت کا تقاضا ہے لب گور ہو جلد سے	امید کا کہنا ہے کہ پیار سے ڈھل جائے

شعلہ سے ہر ہو کا ہے سرا پا دہشت ناز	سایہ جو پڑے شمع پہ فالوس میں جلا ہے
سمجھائیں سنائیں وہ کریں اولٹی خوشامد	گلگشت میں گلشن کے مرادل جو ٹھل جائے
ایوہر لقا دای پیری چہرہ و گلف نام	لیلیٰ ترے مجنون کو اگر دیکھو لے چل جائے
کس ن کی دعا مانگوں کس رات کو ردن	دن خشر کا ہے رات قیامت کی چوٹل جائے
اوس شوخ سے کہد و کہم نزع نہ آ لے	اوس طلعت زریا پہ کہیں دل نہ بھسل جائے
شمسے جو ہی شوریدہ سرقہ طبیعت	سکر چھ غزل عرق نہ دہشت میں وہ گل جائے
کیا بنان خود غرض سے آشنائی کیجئے نزل	ورد و لکی خود غرض سے کیا دوائی کیجئے
اول نادان نہ مانفہ کچھ بھی تو نے عقل کی	اب جنون میں آپ پنہ جگہ مساکین کیجئے
دلر باد میں وہ دال لبزین دونوں ہیں	وصل کس سے ہو بھلا کس سے جدائی کیجئے
بیشہ زنجیر الفت ہوں اسیر رنج و غم	شکل کے در پہ کیا خاک اب رسائی کیجئے
حسن دل آویز نے مجھ کو کیا نیر اہلام	اب برائی کیجئے یا کچھ بھلائی کیجئے
افتر اندیشہ یا نہیں جھڑک رہا ہے کیا	مسکرا کر اچھا چہا ہے وفا کیجئے
شمسہ یوں تو بھان اک کلام بھی چلا نہیں	پان مگر کچھ سخی اور بچائی کیجئے



غزل

شکرتے ہیں جو قطری عرق کو گیسو جاناں سے	گہر دیکھو برستے ہیں پیالے ابر نیسان سے
چمکے ہیں چاہ پر دیوانے اوسا شوب ویران کے	سجھ کیا جو کل آخو قمر اب چاہ کعبان سے
شہید خنجر ابرو کو دنیا چشم مرقد میں	سرموشکبج ہو پوچھ اپنے خون اکودہ داناں کے
نظر بند آنکھ میں رکھ کے دو کا لوسو ڈرائے	نیکل جاؤں سمٹ کر جسم ابھی ہنسی کی زلفوں سے
ہوا کی دست و پائی سحر بکھرتے ہیں ترک واکل	پر خچے دگے ہوئے ہیں بجان زلف پریشاں سے
ہو اے کفر و شرک اب بہر گئے ہر کائنات میں	خدا پا لاند ڈالے شمسے اوس بے دین ایماں سے



غزل

تغیر ہے رخ و لبیر غم آتش نہانی سے	شمع رو بن گیا ظالم میری آنکھ نشانی سے
کیا ہر خنجر سینہ میں شہر آہ دل مخفی	زراہ وید نکلی آہ صد کے لن ترانی سے
زیارت اوس مہ انجم کی سادہ ہونکتا دل	گہر بن رخ نگار می کو وہ نکلا اشک رانی سے
تمہاری شہرت ہر شے کے بدلے کے فلک	وہ گردان گردش ساغر سے میں دور آسمانی سے
ہو گا تا تو ان چہ سا جہان میں اک دل لعل	نہ بچھ کا خنجر تران ملے جانے گرائی سے

مجھے وہ جان بلب بھی کچھ بولے کیوں نہیں ستر	یہ طبعی ہم سنا کرتے ہیں اپنی سخت جانی سے
مرفق من کا ایسا ہوا ہے کجبر میں زویا	غیر ہے نقش نقش و رنگ ہم ہزار دوانی سے
سندھو منسی بھلا انی تھیں کیوں خود ستائی ہے	خلل آیا روی میں قافیہ کی تنگانی سے

سندس در بیان سراج خواجہ سرور و دو عالم شرف الانبیاء خیر آدم جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ و علی آلہ و اصحابہ اجمعین

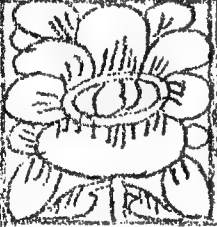
اے غامہ اعجاز پر کچھ اعجاز دکھا دے	اے منہ الفاظ کوئی ساز سدا دے
یہ لبست مضمون کچھ انداز بتا دے	اسے جوش طبیعت بھرے متاثر بنا دے

تقریر فصاحت و نزاکت ہے جری ہو	سیرتین اگر جو تو صورت میں پری ہو
-------------------------------	----------------------------------

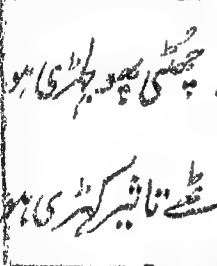
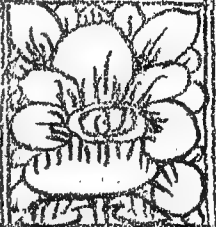
کچھ جابے رہ نقشہ کہ ہوائی کو تھیت	ڈھل آئے وہ مضمون کہ ہو ہر دل کو تھیت
الفاظ میں مسمی ہوں وہ مستی میں تقریر	ہو غیر کہ بر تو سے طبیعت کو تنفر

جو کچھ کہ ہوں خاطر و لگیں سے بے خط	جان کا بے دول سوزی و تیر سے بے بک
------------------------------------	-----------------------------------

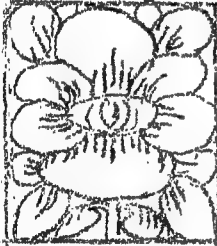
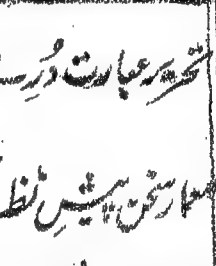
کچنچون مرتع کہ ہو بھڑا دی شذر	گلستہ مضمون سسٹن جان برعطر
سرطین ہو لکھ زلف مہبت	ہر حرف در شندہ ہو شل بر نور



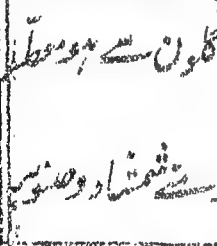
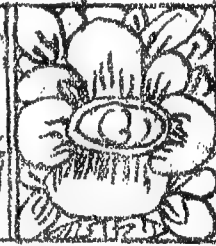
تقریر ہے جس کے غشی پیرو جو ان ہوں
چیتھن بکین ہو وین تو سکتے ہیں کان ہوں



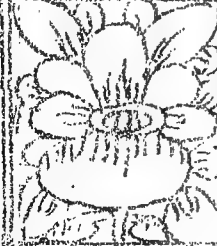
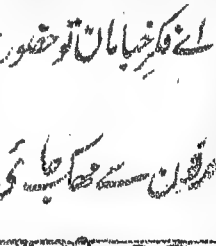
تقریر سلاست کی چھٹی پھو چڑی ہو
جب ہاتھ دعا کا اٹھے تاثیر کڑی ہو



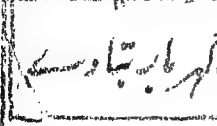
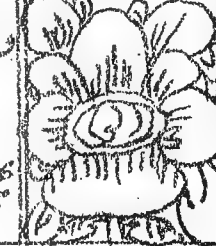
اے درد منجن سو نہ ہو پتھر کے بکرتین
آئو جین دریائین تو انکارین برین



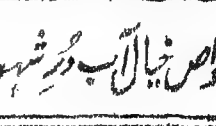
ہر بار سخن تازہ گلون سے ہو موطن
ستی میں لکین جو شے شمشاد و صنوبر



وہ نخل لگا دے تو گلستان جانین
پھل جہانراختہ ہے مجھے باغ جانین



نیرنگ سخن ملک گہر باب تباد سے



خواص خیال آب در شہوار دکھا دے

اجناس سخن کا سر بازار نگارے سنجیدہ و عاشق کو خریدار بنادے

حرفوں کے صفین باندہ مضامین کے پر پر باندہ
الماس و گہر باندہ جو چمکے باندہ کہہ کر باندہ

اوجافرا سر طبیعت میں ہو جدت
ل پھلے میان پروہ زبانیں ہو سلاست
نقطہ نہیں رعایت تو مضمون میں نہ نکلت
بندش میں نہ سستی ہو عطا کردہ حیات

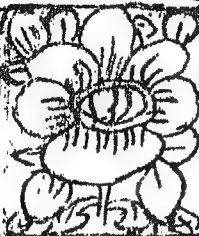
تقریر کہ جو اس سے ہر اک فرد بشارت
سکتے ہیں خبر ہووے کیسی نہ کسیر

کیا حال ہے تھمسی جی کیا دل میں ٹہنی ہو
کیون جانے سے باہر ہو چھ گیا گفتنی ہے
وصف نبی زبان سے اری ہو سینہ زنی ہو
اوز و طبیعت بیتہ سر ی بیخ کنی ہو

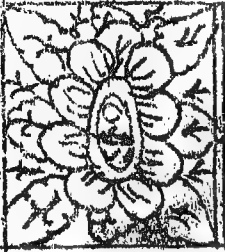
پتاجو کھڑکتا ہے وہی جلد جھڑکتا
جب گل پھلے گل چین کا وہین ہاتھ پڑکتا

صاحب نہیں افشانی کہی نہ ہر چین کو
زربفت نہ درکار کہی ساق سین کو
مشاطہ نہیں چاہے کہی روحو حسین کو
پروا نہ تجلی کی سلیمان کی بگین کو

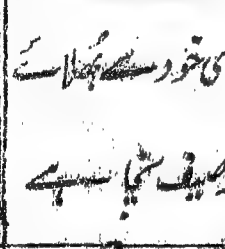
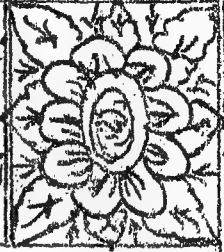
جہاں یہ کیا کرتے ہیں اکثر یہ تصور
سیدہ کو کہ نکالے ہو وہ کہ نکالے ہو

		
	<p>چھول اُس کو نہیں کہتے کہ ٹپکے نہ دکالے اظہار ہو شنیو کا چھو لارے کی زبان سے</p>	
<p>عاشق سو کہتے ہیں کہ الفت سے ہر مال ورنہ چھٹل سب میں ہے شہر و معروف</p>		<p>موصوف دہی ہر کسفت اُس ہی ہو موصوف موصوف کے افعال صفت ہیں مطلق</p>
	<p>مان بچے کو اپنے بھی جدا نہیں کہتی کولن بھی دہی کو کبھی کھٹ نہیں کہتی</p>	
<p>محمول خوشامد سے اُسے کرتے ہیں خوشخ اکثر چھٹکھا کر سکتے ہیں موصوف و صفت کو</p>		<p>کوصیف کی جاستے جو موصوف کے برود موصوف بخس اُس کا ہے اوصاف میں بدبو</p>
	<p>اک تیر خط لکھا ہے سو فار و ہان سے ستاجو بلج آپ کو غیور کی زبان سے</p>	
<p>جوداد سخن چاہتے ہیں برسر محفل</p>		<p>منجیدہ فرج ان کو نہیں کہتے ہیں عاقل</p>

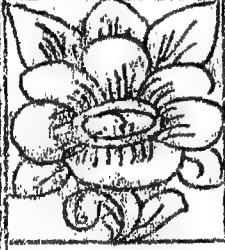
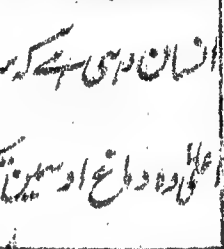
حار کیا کرتے ہیں بید جو مشاعسل | موخہ دیکھو سو تو تعریف ندرت میں ہو



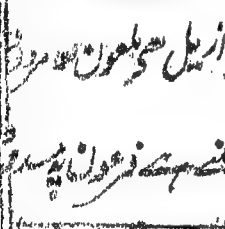
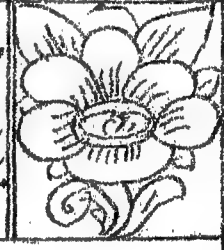
عفت میں جسے وصف سمجھتے ہیں وہ آدم ہے
آپ اپنی ندرت کی حاکمیت یہ کیا کم ہے



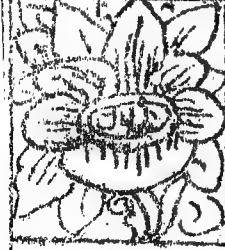
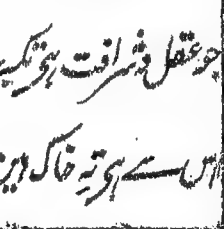
دلدار وہی کہ خودی خود سے بھلائے
کامل و سخن سنج کہ تو صیقل شیا ہے



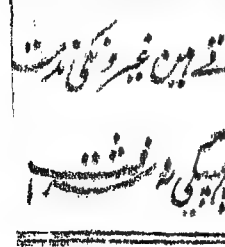
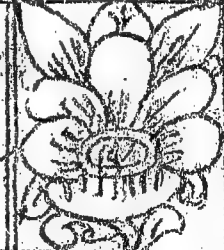
حاجت نہیں کہنے کی بھلا ہے یا برا ہے
پر کیا او سے جو ہری جو ہر جو ہر ہے



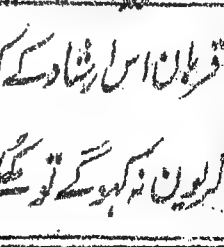
اس سے ہے غز انیل بھی ملعون و مروت
کی راہ نجات اس نے ہے فرعون یا پسر



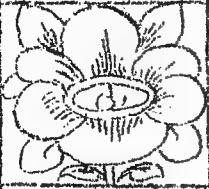
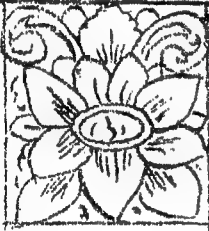
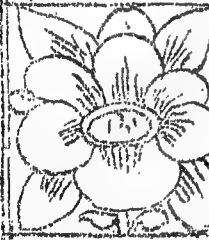
بر باد کیا تخت کیاں کو بھلا اسنے
کیا کیا تمکيا کام جہان میں ہر اسنے



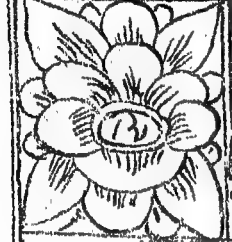
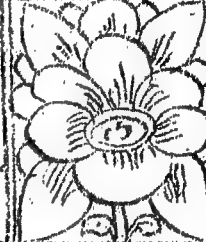
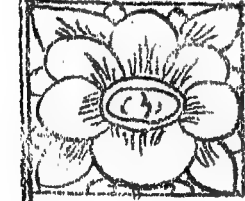
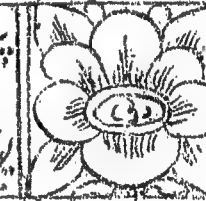
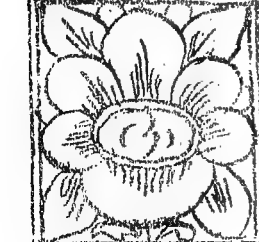
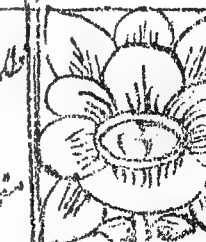


آپ اپنی صفت کرتے ہیں غیر و کنی ندرت
گر لاکھ چہاؤ گے چہاؤ گے نہ نوشتہ



قرآن اس ارشاد کے کی خوب نصیحت
گر یوں نہ کہو گے تو ٹکے کیسے رفاہت

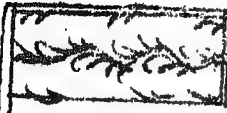

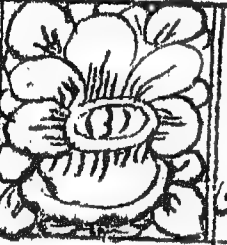
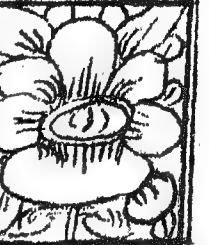



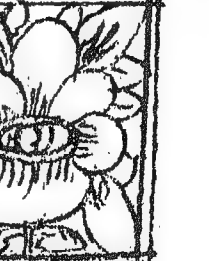
	انگشت نما آپ ہی انگشت نما ہے و کھلا کے جو دیکھو تو کہو گے کہ بجایا ہے	
یہ جیسے حوالے کسی بچے کو کیا دے و عدسے کے مطابق وہی تقریر سنا دے		بس تقریر طالع کہو باتیں نہ بناؤ۔ بھلاؤ نہ باتوں میں محب طال نہ جاؤ
	تقریر جسے سنکے غشی پیر و جوان امون جیتھیں کیمن ہو دین تو سکتے ہیں مکان نہ	
جو کہہ کہہ کہ جیساں لکھا ہے وہ سب یہ بیان جو چاہیں کیمن آپ کہ باول پنج زبان ہے		لچسپ عبارت تو بتاؤ کہ کہاں ہے تقریر دل آویز ہے نہ سحر بیان ہے
	بائیں جو بناتے ہیں وہ کام آتے ہیں کتر باول کہ کتر بنایا ہے برستا نہیں کتر	
انکار میں بن بن کے کتر ترقی سے طبیعت تبہ جاں میں شہباز سپر ترقی سے طبیعت		و غیر زخیا اس کے لڑتی ہے طبیعت طلب سے رضا میں کتر ترقی سے طبیعت
	نزل سے کتری سوچ سکے اس اہم قدم کا نزل سے کتری سوچ سکے اس اہم قدم کا	

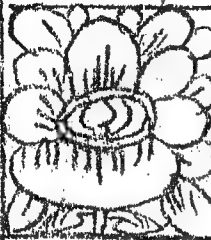
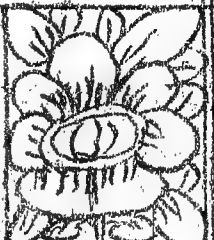
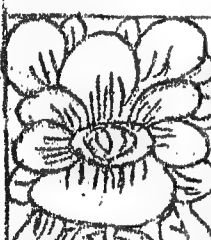
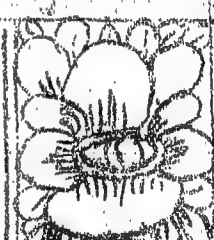

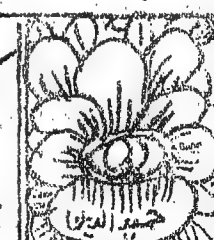
	ان خوب سچکر سر قمر طاس قلم رکھو	
اٹھ جائیجے اسی بحر سے امواج سخن کی بالائے فلک چھو نچے صدا آں سخن کی		ان بحر طبعیت کہ جو موج سخن کی صف بستہ گز جاتی اب افواج سخن کی
	روہ چھوٹے ترانہ کہ ہو غزل وصل کے سیدار فلک آج سے عجیب ملک	
ہنگامہ شیطا طین کا ہوا درہم و برہم بالائے فلک جاتے ہیں فضا درو عالم		نسب کے پہاڑ و زمین پہاںیر اعظم ہوئے ہیں ملک ایک کے گروہ در پہاڑ ہم
	پردہ تر ہایم کا احمد واحد بین یونہی نہ کوئی اس گرد کی حد بین	
اور دامن غفلت میں ہر کہ جسم تھا بچا جاتے تھے بیدار نہ انسان تھے نہ حیوان		ایک چادر ظلمت میں جان لٹی تھی در آن دانا تھے محو نہ اب تو بانجوا تھے نادان
	ظلمت میں ابا لقا تھے تھانہ جلا تھی منہ بکھرے تھے اس شب کا شبہ لقا بھی	

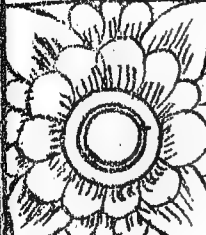
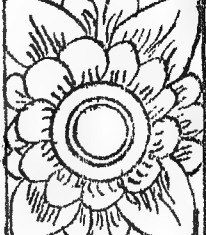
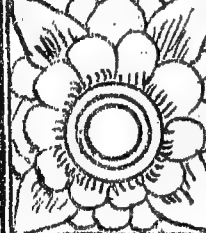
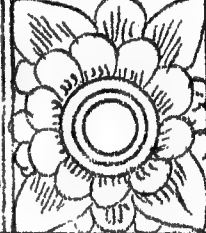
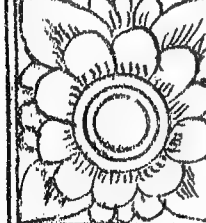
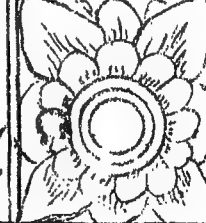
کیا رات سہانی تھی کہ پہر پہر کے نہ آئی	اپنے سے بیگانی تھی کہ پہر پہر کے نہ آئی
احسن یاد یوانی تھی کہ پہر پہر کے نہ آئی	واحد وہ مسیانی تھی کہ پہر پہر کے نہ آئی
رحمت کا وسیلہ تھی شفاعت کا سبب تھی	شب گشت ادبی شب مین تھی سلطان عربی
عالم پر عظمت تھی وہ تھا پردہ اخفا	جھوٹا ہوا بی جہل تو تصدیق ہو سچا
عادل ہو عمر شرم مین عثمان ہو کیتا	فیاض علی ابن علی سید شہدا
ان صدق کہین عدل کہین شرم بٹی تھی	کیا نقد رقم محاسب مقدر مین پٹی تھی
جبرت مین لاثانی سخاوت مین تھی کیتا	بیشل ولایت مین ترافت مین تھی کیتا
سلطان دو عالم تھے پر غربت مین تھی کیتا	بس چلنے پہ منظوم شہادت مین تھی کیتا
بھوکے تھے پیاسے تھے گرفتار ہلا تھے	است کے شفیع اور تہ تیغ جفا تھے
بہر حرف نکایت تہ زبان پر کبھی آیا	گہر بارگاہ اور نعم فرزند بھی کھایا


اف تک نہ کہاں کو جو خنجر سے کٹا یا	ہاں یہ تو کھا بخش دیوا صفت کو خدا یا	
	اوسکی یہ رعایت نہ جسے پاس ادب ہے ہم تقبض و حسد سے کرین نمونہ غضب ہے	
عالم تو تھی تاریک پر فلک تھے ہر نور اک خانہ نیزنگ میں دور نگ تھو محو نور	ظلمت تھی گہری ہاں تو وہاں نور تھا مہر دنیا میں شب قدر تھی بالائے فلک مہر	
	محبوب و محب شب میں وہاں عہد ملے تھے بالائے فلک یان مہر و خورشید ملے تھے	
کیا قدرت خالق تھی کہ دن رات تھو اک جا کیا عجب تھا کہ نور وہ ظلمات تھے اک جا	اللہ ہے شکوہ مہر وہ سات تھو اک جا ملک غور کرو کہ نفی اثبات تھے اک جا	
	لٹنے سے شب و روز کے دن سا کچھ تھو رویت سے مہینے کے دو کچھ تھو	
کیا حکمت غیب تھی اور شان آ طی اک دن تھا کہ ابلین پانی نہ رہا ہی	اک قطرہ رحمت میں تھی عرقاں خدا ہی تھو دو عالم مہر سے اک راستہ وہ آئی	

	اوس شب میں بلا داجو تھا وعین سبب تھا	
	رحمت تھی وہاں شب میں بھان نہیں غصہ تھا	
	اک لور دیکھا فرش سے تا عرش معظم	
	جبریل امین نے بادب عرض کی اور دم	
	سکار میں آج آپ کے آمد کی خبر ہے	
	تھا کہ تو محبوب کا منظور نظر ہے	
	چھٹائی مبانور کی غور شبہ لہتا کو	
	غل تھا کہ لوفانی سے چلے دار بقا کو	
	جلسہ میں ملا ایکے سواری تھی بنی کی	
	چھ شوکت و شہت نہ سلیمان کو ملی تھی	
	انسانی صورت تھی وہ حیوان کا ہیکر	
	اشتر کی سی گردن تھی تو قارست میں تھا پنجر	
	جون برق خرا مان تھا جو بیہ پر سک وہ ٹھہر	
	تنگی تھی ہوا او سکودم سرو بہر بہر کہ	
	نسبت تھی اشتہر برق موتہ بلا و شر سے	

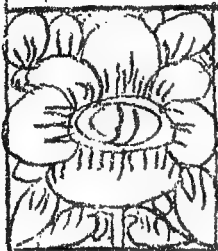
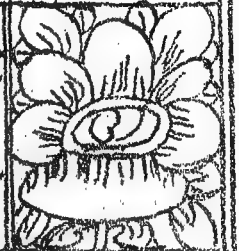
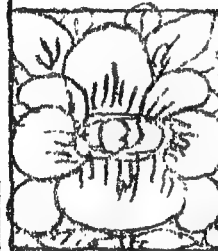
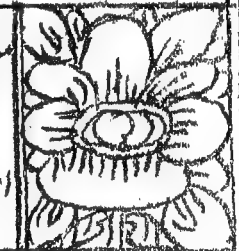
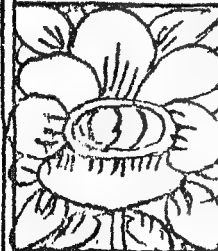
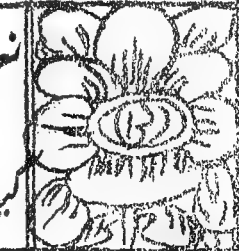
		آگے بڑھے رہتا تھا کئی کوس لٹکے			
یہ بھر رسالت تو ہر دست کا وہ چشمہ		راگ بین جوا عجاز تو مرکب میں کرشمہ		یہ حجت خالق تو نبوت کا وہ مشہ	
عورت کی ادا سننے بجالا یادہ ذمہ					
		پورا گب مرکب سے عیان جلوہ گری تھی			
		ظاہر تھا کہ قفسے میں سلیمان کے پری تھی			
قل تھا یہ حرم میں کہ چلی باد بھاری		اس شوکت و شہت چلی چپکے سواری		انضام میں پکارا تھا کہ ہیں حجت باری	
سر شہنشاہ کے ہوئے اس آہر جاری					
		خالق کے سوا اٹھانہ پتا ارض و سما کا			
		اس وقت ہاں نور رسولِ دو سرا کا			
موعی کا یہ مترانج ہے موعی کا نقش ہے		واحد کا یہ سایہ ہے خلفِ حق سلف ہے		قرآن ہے گواہ مصحفِ ناطق کا خلف ہے	
یہ ایک ہے آدم کی خبر چار طرف سے					
		آدم تھے ابھی ملین میں اور آپ نبی تھے			
		طرفہ کہ پس تھا نہیں جب یاد نبی تھے			

سجود ملائک اگر انسان تھا تو بیچہ تھا	جو شوکت و شہرت میں سلیمان تھا تو بیچہ تھا	
گر نوح کی کشتی کا نگہ بیان تھا تو بیچہ تھا	یوسف کے اگر حسن میں بچان تھا تو بیچہ تھا	
	ہر عہد میں جو زینہ سراج بڑا ہے	
	خاک کی بھی بنا تو سیران لاک چڑا ہے	
گروہ دوستی شان آملی میں نہیں ہے	اس صاحبی کوئی سارے خدائیں نہیں ہے	
واحد حقے کہ دو وصل و جدائیں نہیں ہے	تذکرہ دود و دل سائیں نہیں ہے	
	برونکی عبادت میں لفظ نیک ہے	
	یاں رات میں مرکز و محیط ایک ہے	
وان خالق کو نہیں پہان سید لولاک	وان پانچ والو العزم پچان پنجتن پاک	
وان چار و قربت پہان صاحب ادراک	محکوم وہ خالق کے اطاعت میں ہیں چاک	
	کیا فرق بجز بیم ہے احمد و احد میں	
	بیم ہے تسلیم ہے احمد و احد میں	
آغوش میں جو پونچا وہ شہنشاہ سرافراز	رد و نسل نے کیا آستکے اکرام و اعزاز	

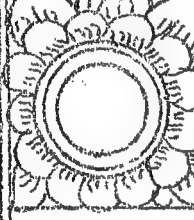
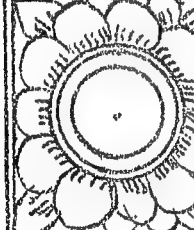
چرخ جانباغداک جو حرف رفتن کی پرواز	ملا ہر خطا کہ گنجشک لئے جاتی ہے شہباز	
	<p>ہمت نے وہاں دامن لولا کہ پکڑ لی -</p> <p>میریل نے بھی خوف سے فتر اک پکڑ لی</p>	
وہ تیراڑا جاتا تھا شدید دعا سے	ہر کام پر ہیقت تھی اسے پیک تھا ہے	شدید بین بڑا حالتا نہا وہ سرد ہوا سے
	<p>شیدیز کہین برق کہین اور کہین باو</p> <p>ہر جائے نیاز تک ہدلتا تھا پریزاد</p>	
وہ خاک سے گدرا پہ اسے گرد نہ پونجی	وہ باد سے گدرا پہ ہوا سرو نہ پونجی	وہ آدھے گدرا پہ اسے ہر دنہ پونجی
	<p>راکب جو جہان میں شہ ابراع ہوا تھا</p> <p>سرکہ میں مرکب سیرانواع ہوا تھا</p>	
پونچر نہ وہاں اسپ تصور و خیالی	کیا حکم لگاؤں کہ وہ ہیں آؤں خالی	ہر دوہین مقابل میں ضروری مثالی
راکب جہاں جالی ہے تو مرکب ہے جہاں جالی		


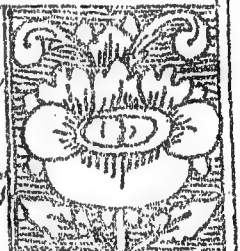
	کیا کب کرے مکروہ سپار نکالے حالات کہ بجا ہوش نہیں جن دلا کے	
بیان ہوں کہوں کیا کہ نہ تشریف پہ تطبیق سرگرم حقیقت میں ہوں ہوتی نہیں تحقیق	نہ صاحب حکام ہوں نہ منکر تصدیق اتنا تو کھلا بعد بہت غور و تمیق	
	عالم جو میرے لئے وہ صنعت ہو خدا کی معراج ہے تصدیق رسول دوسرا کی	
مدرک نہیں ادراک میں وہ حساب ادھار منقولہ نہیں بہم ہے تمیز اسکی نہیں ہمار	محسوس مگر صورتِ آئینہ شرف مدرک نہیں موقوف کہ اسکو کرے اصناف	
	پستی میں ہے موقوف کہ معراج نبی میں کمان سموات کا یاں ذہن غیبی ہے	
کیا نفس مجبور کرے تکبیل قصور کیا نسبت سکین کو کیا قطع و تاثر	کیا خاک کرے وہ من چھان صدق تقرر حسرت رہی حکم کو ختم کو نتیجہ	
	وحدت میں نہ باقی خفی حصول و حضور	

	یاں رات میں اک ہو گئی کبھی صرری	
<p>کیا فکر سا کر سکے مجھوں کی تحصیل</p> <p>تکین بھڑکوتہ معقول کو تفصیل</p>	<p>جب ہل نظر تھے نہ کی معرفت کی کھیل</p> <p>جب غور سے دیکھا تو ترادف ہی نہ تفصیل</p>	
	<p>یاں غور مکان پر کہ تکین ہے یا نہیں ہے</p> <p>اِلا کے سوا وہ ان نہ مکان ہی نہ تکین ہے</p>	
<p>کیا نقل مطالب میں کرے ذہن مبادی</p> <p>موضوع نہ محمول نہ جزئی نہ مساوی</p>	<p>ما فوق تعقل ہیں او امر و نوا ہے</p> <p>اسکان بشر ہیا کے کب سرارِ آملی</p>	
	<p>مانا یہ کہ خورشید سے پر نور تر ہے</p> <p>کیون مہرِ سنور ہے کچھ اسکی بھی خبر ہے</p>	
<p>ہاں حضرت منطق کہہ دو قانون کس آئے</p> <p>مشفق نہیں کام آئے بچانِ پیرِ آئے</p>	<p>دکھلاؤ تو معقول کے حیلے و حوالے</p> <p>آئینہ خاطر سے کہ دور ت چو نکالے</p>	
	<p>تفصیح کرے خال کہ وہ آپ غلط ہے</p> <p>بھٹا کہ وہ دیگی کہ طوفان میں ہی بٹا ہے</p>	

کیا لے مولف ہو موشح و دلال	جس پر بغیر تشناہی ہے سلسل	
منطق نہ سکے جسکو موشح و تفصیل	کیا جو ہر ذاتی کرے جو ہر سے مکمل	
	جو دور و فاصل ہے وہ کیا نقل نہیں ہے	
منطق میں مگر نام کو بھی عقل نہیں ہے	اجزائی کثیرہ کو جو منطق نے دی ترتیب	
دعویٰ یہ کیا تھا کہ صبح اسکی ہے ترکیب	تقریب مرام اس کو کھا اور اسے تہذیب	
یاں شب میں ہوئی طالب و طالبہ میں تفریق		
	علوم و معارض تو تہ خاک پر گرتے تھے	
اب موحہ نہیں آتے تھے بہت موحہ جو چرتے تھے	منطق سے عداوت کا جو پیمانہ تھا لبرین	
معقول پہ چلتا تھا براہین کا شہدین	شہادہ تھا مضامین کا طبیعت کی حق مہین	
یہ دیکھ کے منطق نے بھی کی سیف سانین		
	نعرہ یہ کیا عرصہ حجت میں کہ خاموش	
کیا مغر خراشی ہے اد احسان و اموش	تجسما بھی جہا نہیں نہ بیگا کوئی بے پیر	
جو محسن و شفیق کو ہر کنجے نہ شمشیر		

میں نے لکھا ہے کہ تالیف و تقریر	تقریریں کے امتثال انصاف کے تقاضا پر
میں نے تھلائی کی ولے توڑنے اور فاک	ان سخت خطا کی جو کہ حسن پر جفا کی
خالق کو کہا میں نے بھی ستار و عقار	وہ مطلب نہیں جس دو عالم کا ہے مختار
کیا حدس میں سب کچھ یہ لکھا صاف نہیں ہے	شکل یہ کہ تم لوگوں میں انصاف نہیں ہے
اور کس نے دیا منظر اعجاز سے تطبیق	کس چیز سے کس کی مذہب اسلام کی تحقیق
منطق کو جو کہتے ہیں رہ راستہ بھٹک	تقل ان کو چہرہ ہی اور نہ کبھی پاس چسکی
نور مجسم وہاں پر غصے مخالف کے صدا جوں	تقریر منافق کی سی کرتے سے بھڑکنوں
وہ کون تھا تسلیم کا چھنا یا انہیں ملوں	سب تک کا انکان بشر سے یہ ہو مافوق

	<p>فلامہ کسی سے بھی وہ کب بند ہو سکتے تھے</p>	
<p>الحاد کا تھا شور عقاید میں تسزلزل</p> <p>صفہ را سناقت تھے بشوکت و تجمل</p>		<p>ثابت قدم اُس جاو رہا پائے تعقل</p> <p>عابد کو تسزل تھا عبادت میں تسامل</p>
	<p>اُس عہد پر آشوب میں حملہ تھا عجم کا</p> <p>تائید خدا کی تھی و منطق کا تسلیم تھا</p>	
<p>وان جان فشانی تھی بھان عذب بیانی</p> <p>ظاہر میں وہ فانی تھے تو یہ عرق معانی</p>		<p>وان سیف زبانی تھی یہاں رطبیانی</p> <p>وان بعض خانی تھا بھان لطف سببانی</p>
	<p>منقول کی عزت فقط اس سے ہی بڑھی جو</p> <p>مذہب کی سپر ہو سکے وہ لاکھوں لڑی ہو</p>	
<p>منطق کو اتحاد بیکہہ تھوڑی سی تکلیف</p> <p>ان لوگوں نے منطق کی تہ دل سے کی تو سیف</p>		<p>گر آپ کو شک ہو جو کہ منطق نے کی تالیف</p> <p>تجربہ برہہ ساق کی جنین کی تہ صیف</p>
	<p>ہون گئے ہیں وہ سب کے منطق کا حوالہ</p>	

	منطق کے دلائل نے ہی کبڑوں کو سنبھالا	
اور محقق کی غلٹا کی نیابت	منطق نے کی اسلام کی ہر وقت حمایت	ہیچہ سہو کی باتیں سنی چھوڑی محبت
	جنگ کے لئے رفقا سے کیا میں نے کنارہ وہ سیف نے بان دل کے دستہ میں دوپٹا	
باطل کوئی کہتا ہے وہ ملحد کوئی ناحق	کافر کوئی کہتا ہے کوئی کافر مطلق	بے پیر کوئی کہتا ہے کوئی مرشد مشفق
	سہو آجی ہوا کوئی جو منطق کا خریدار نور سوا اس کے کرتے ہیں ملا سر بازار	
جاہل ہی سہی آپکا خادم ہے بہر کیف	عادل ہو تو کہیچو نہ عداوت کی کبھی سیف	ترجیح بہر کیف ہی سہی کوئی الضیف
	مسن چہ ہو اپنا برا اس کو کہیں سکتے چاہے کہتے ہیں برا چہ نہیں کہتے	

<p>نہ جنس کی تحقیق کی نہ نوع کی ترمیم</p> <p>نہ مطلق و مطلق میں کی کچھ فکر و تفسیر</p>	<p>چھ مسمی جاہل نے یحییٰ پائی ہو تعلیم</p> <p>نہ فصل کو سمجھا ہے نہ شہر و تسلیم</p>	
	<p>بچہ بہن دو منطق کے درئی چاٹ کے ہندو</p> <p>اطفال سحر صغیرین فریاد سے فریاد</p>	
<p>نیشہ نہ لیا ہاتھ میں فریاد سب سے بہن</p> <p>آقا اور خیرین کچھ مگر سنا دین</p>	<p>دیکھتے نہ صدف لیکب گہرا دین</p> <p>خود دام الم میں رہ صیاد سب سے دین</p>	
	<p>شیشہ زنی دیکھی نہ چھوٹی کھنکھ</p> <p>بہن نہیں تھکے مگر تمام جاگے</p>	
<p>کیا نیش زنی سے بچے خبر دار خبر دار</p> <p>بچہ رطیب لسان قاصد وایا الوالا بھار</p>	<p>خاموش بل و ہیر پیران رہا کار</p> <p>کلمات فرخست بھینہ پنچ کو نہ اور</p>	
	<p>اسے پیر فرخست کہ کج فہم و در ہوش</p> <p>طفا کا بھانہ سوئے</p>	
<p>ہو تیر نظر کا دل و لہر انشانہ</p>	<p>وہ چیم چون جسے دیکھ سکے انا ہو دیکھ</p>	

باز نہیں بجاؤں ڈولِ حق و دانایا
ہنس ہنس کے شیشہ میں اتار نہیں سنا

بے ہوش بھی پر غلٹ نظم حق ہے
بچہ تو ہے بڑھوں کو گراؤں سے قلق ہے

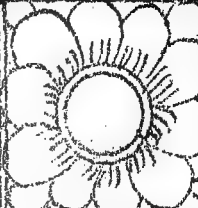
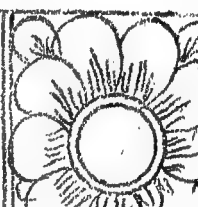

ہر محفل و مجلس میں جو ہو صاحبِ غراز
اپنے دیگانے کو کیا جسے سرا فراز
حیرت کہ مدد دیو سے تری طبعِ ناساز
کیا صدق شکاری ہے بھڑکی پر غل باز

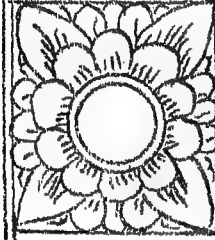
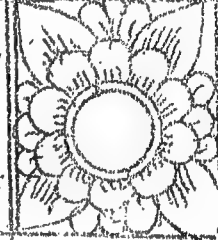
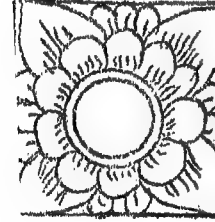
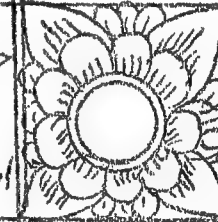
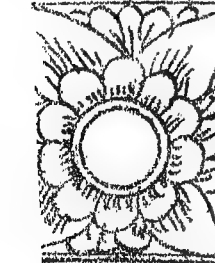
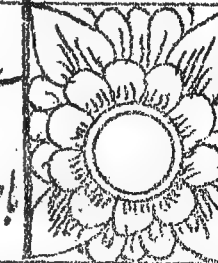
خواہاں مدد تو ترا استاد ہوا ہے
اسلام کھین طالبِ مدد ہوا ہے

جب سرحدِ اسلام میں پونچا قدمِ شوم
ظاہر میں وہ تھے مددِ اسلام ہو موم
دہری کی بن آئی دلاحد کی ہوئی دھوم
دہری پر وہ پھو کو شش تھے کہ اسلام ہو خود موم

ہنس ہنس کے کھڑا تھوڑا اور پوچھتا روکے
اسلام کے پیچھے تھے پڑے ماتھو وہ دھوکے

جب راسخ الایمان اٹھو باغِ جہان سے
جو نخل تھے نوخیز کئے طیفِ زبان سے
مرجھانے لگا گلشن تو دہر خزان سے
کھلا گئے سب غنچہ و گل سحر بیان سے

	کسبِ نیک اپنی آفتابِ کفایتِ جبین پر کنند و کیا الحاد کو ہستی کے نگین پر	
میرے جو سعادتی رشتے وہ ہرین خاکِ خاک جو ضربِ حکومتِ بینِ حق و ہوگوں پاک	اسلام سنو دیکھا کہ مجھ میں دشمنِ ہفاک ہے چار طرف دورِ خریدتیاں خدا فلک	
	ناچار رکھی پیشِ نظرِ نرم و چمکی شمشیرِ گرجتِ قاطع بھی مسلم کی	
اب شکلِ دکھی پر وہ بہم جو ہوا چاک جو غور سے دیکھا تو وہ شفقِ بینِ پیری کا	آلائشِ منطق سی سائل کو کیا پاک ہر شخص لگا کہنے کہ مجھ کون ہو سفاک	
	دنیامین تو اس سا کوئی آثرِ اد نہ ہو گا مجھ کو تو ابلیس کی بھی یاد نہ ہو گا۔	
دورِ پردہ جو آفتاب سے عداوت کی غصہ ہے ناحق کہ جو تو ہیں و حقارت کی غصہ ہے	پیرا یہ اہانتِ بینِ خصوصیت کی غصہ ہے کیا کہہ قتلِ اندازِ شرارت کی غصہ ہے	
	اگر فضلِ خدا شامل ہر کام نہ ہوتا ہر کام کی غصہ ہے	

	اسلام کا دنیا میں سراسیمہ نہ ہوتا	
اس پیر پا کا سے اللہ نپاہ دے اس غلام و غدار سے اللہ نپاہ دے		اس پیر پا کا سے اللہ نپاہ دے اس مرشد و غدار سے اللہ نپاہ دے
	اللہ نہ دکھائے کہ ہے سناس کی صورت بھکا یا ذوی الفہم کو خناس کی صورت	
عجرب ہو اپر دہ حاجب جو ہو دور گرد لی جرات ہو حاجب بدن چو		اب آنکھ کھلی جا تا رہا آنکھ سے جگر اب ہوش میں آئے کہ بنا زخم کا ناس
	جب سہم تکلم نے کیا چلتی بدن کو اب نزع میں پر سنجے ہین کہیں خوش کو	
مقراض لائل سوتہ پارینہ ہین اوراق مطلق سب بچھڑتے ہین سبھی خوش ہاق		اور قالب فہمون کی طاقت بھی ہوئی کہ ٹوٹ گیا طلسم یونان و شراق
	ہے پاس کہ دفتر ہین پھٹے نظم و نسق کے باطل جو ہین منکوب ہین ادراج ہین حق کے	

جو زندہ احسان تھے سودہ ہو گئی مجنون	آوارہ ہوا اسحاق تو دیوار ہے مامون
آزاد ہو سے دام ردو میں جو تھیں مہین	میں تھا برا گندہ ہو اصور ست مجنون
یاد رہے کوئی اور کوئی پشت تباہ ہے	جس گھر سے بنا علم عمل کی قتی تباہ ہے
ہو بیویاں سے شلق کو کہ چہرہ ہو ازرد	ہاتھوں سے جگر ختام کے روتا ہو وہ جو درد
اور سو فکا ویکہ کے بھرتا ہے دم سرد	وہ بین کہ نا لان ہیں پس پردہ زن و مرد
جو تھم کہ بویگا وہی پائے گا ہر بار	جو بات کہ حق ہے وہ ہے خاطر پر گر ن بار
ہم سمجھے کہ مقول کوئی دم کا ہے مہمان	ٹھہرنا تو تکفین کا مہیا کرو سامان
مامون و مقول دو قالب ہیں تو اک طین	مامون کا اوسر دم چلا اور اس کی ادھر جان
اسکا جو یہ پالا ہے تو اوس کا وہ نواز	نکیگا پس و پیش ہو دو وزن کا جناز
لیکن پیچہ تو زندہ ہے مگر بار کو مارا	اس کا تو مطلق نے تو دیندار کو مارا

اس پیر نے تو صاحب تلوار کو مارا۔ اس باقی شہر نے اسے ابرار کو مارا۔

ہامون ہونہ تخت ہے نہ تاج و علم ہے
اسلام میں سوجھو دا بھی شوم قدم ہے


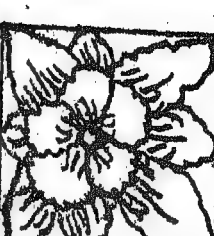
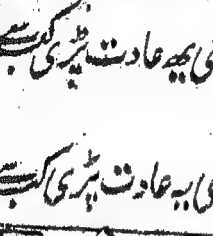
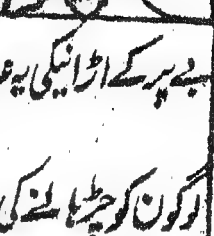

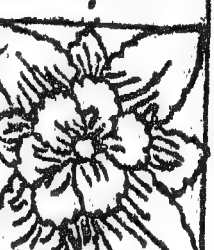
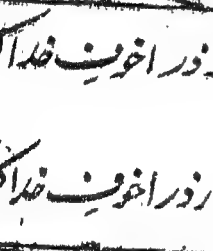
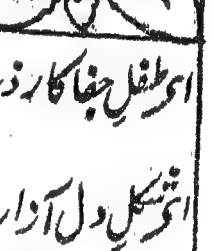

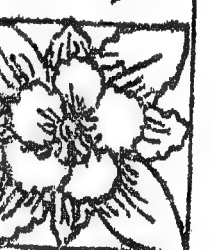
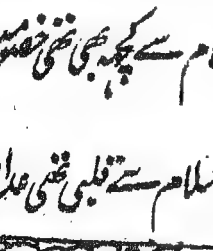
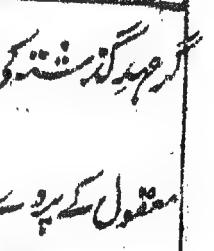




حالت یہ سنی تو نے بھی یو پیر و غل باز
کنہ شک سو کنہ شک ہے تہہ باز سو تہہ باز
اسلام کا انجام و الحاد کا آفساز
خالق نے کیا پست کسو کسو سرفراز



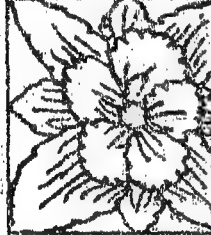


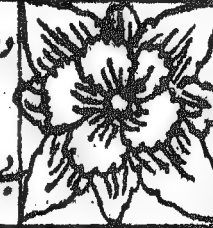
جاتی ہے صدا کو میں ظفر کسکے کٹی کو سس
وہ کون ہے ملتا جو ہر دم کفانوس

ہر طعنِ سنان سے کھلا منطق کا ہر اک بند
اب عرصہ حجت میں نہ جدول تھانہ در تھانہ
یہ غیظ و غضب دیکھ کر منطق کا تھام بند
چپتو تھے پس پشت سپر سرفنگ

حالت تھی دگر گون مگر اپنی کو سنبھالا
اس پیر نے پھر پیٹ میں پاؤں نکالا

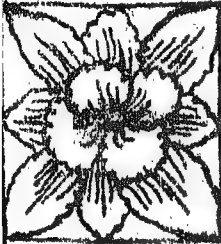
تب تلخ زبان مجھ سے کھا باتیں بے پیر
کیا میری خطا ہو وہ ہوئی کوئی تقصیر
خواہی و تنخواہی جو تو مڑتا ہے گلو گیر
کب میں نہ ملتا حد سے کمی تحریر

	حامی مرے کیا صاحبِ جان نہیں تھے	
	ماہوں و اسحاق مسلمان نہیں رہے تھے	
	دو باتیں بڑا کرنے کی یہ عادت پڑی ہے	
	آپسین لڑائی کی یہ عادت پڑی ہے	
	کیا فتنہ طبیعت ہو شر انگیز و شر بار	
	باتوں میں لڑاؤ تھی ہو و نہیں کو ہر بار	
	ای طفلِ بجا کا زورِ اخوفِ خدا کر	
	ای ظالم و عذابِ خدا کر	
	انسان جو بے شرم ہو وہی نیک ہو شفق	
	لاکھوں میں کروڑوں میں نہی ایک ہے شفق	
	منطق کو نہ اسلام سے کچھ بھی تھی خصومت	
	جن لوگوں کو اسلام سے قلبی تھی عداوت	
	گر عہدِ گزشتہ کی یہ کرتے ہوں شکایت	
	معتقل کے پرے میں سب انکی تھی شرارت	
	مجھے نہ عبارت گو کہ وہ اہل زبان تھے	

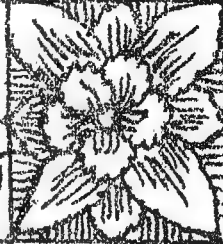
<p>خارج میں کیا غور وہ لازم میں نہاں تھے</p>		
<p>طریقین سے کوشش تھی کوئی ایکٹ بیجان</p> <p>ہر طعن سندان کرتی تھی بندش کو پریشان</p>	<p>مغفول شہسوی تھی بھیم پت و گریبان</p> <p>کٹا تھا سخن سیف بلاغت سے ہر لگان</p>	
	<p>شہسیر کی محبت قاطع جو علم تھی</p> <p>بس صورت محبت جو وہاں پونجی قلم تھی</p>	
<p>بیگانہ سکھ کا برس جاتا تھا اجلا</p> <p>مشغول حربہ میں تھے وہ بکلم بکلاب کلا</p>	<p>وہ سیف زبان کرتے تھے ہر چھلو سو کلا</p> <p>جب کہیت سخن پڑتے تھے ہو جاتا کلا</p>	
	<p>ہر اک کو یہ فکر کہ اس کو کرو مغلوب</p> <p>مقام میں ہوں چار میں پس میں ہو مجرب</p>	
<p>جنت کی کھنچی باگ لٹ جاتے تھے شہدیز</p> <p>جیل جاتی تھی جب سیف تو کٹ جاتے شہدیز</p>	<p>دوران تقریر میں پلٹ جاتے تھے شہدیز</p> <p>جب طعن کیا بڑھ کے تو ہٹ جاتے تھے شہدیز</p>	
	<p>وہ سیف زبانی کہ چہی امن پس قات</p> <p>بے سر تھے پرے حرفوں کے مضمون کچھ صغین منا</p>	

<p>مخم مخم کے لپٹ جاتے تھے غور زیر خیالات رگ رگ کے چپٹ جاتے تھے غور زیر خیالات</p>	<p>مخم مخم کے لپٹ جاتے تھے غور زیر خیالات رگ رگ کے چپٹ جاتے تھے غور زیر خیالات</p>
<p>نچے جونکالے ہوئے دو مانپ لہو تھے یہ خوف ہوا سب کو کہ موغہ ڈانپ لہو تھے</p>	<p>نچے جونکالے ہوئے دو مانپ لہو تھے یہ خوف ہوا سب کو کہ موغہ ڈانپ لہو تھے</p>
<p>اس غم و بالجم سے ہوتی تھی الٹ پیسہ دندان مشرد سے پیرن پیش لگی ڈھیر</p>	<p>لڑتے تھے منستان سخن میں کہڑی ڈھیر ہر نیچہ زبردست پلٹ کر کے بنا تیر</p>
<p>وہ ضرب چلی کہ نفی اثبات کٹے تھے بے سر تھے مخم نقش مضامین کے پٹے تھے</p>	<p>وہ ضرب چلی کہ نفی اثبات کٹے تھے بے سر تھے مخم نقش مضامین کے پٹے تھے</p>
<p>ستکتے تھے وہ موغہ کو نظر تیز سے ہر بار بالائی فلک سے پوچھ گئے احمد مختار</p>	<p>چہرے سے تھے تلاہ غضب غیظ کو آثار ناگاہ یہ ہوا غل کہ خبردار خبردار</p>
<p>دیکھو تو کہ نور شید مقام قمر آیا حیرت یہ ہوئی رات تھی پروں نظر آیا</p>	<p>دیکھو تو کہ نور شید مقام قمر آیا حیرت یہ ہوئی رات تھی پروں نظر آیا</p>
<p>دل بند ملا سینے سے اور لخت جگر سے</p>	<p>فرزند پدر سے ملا اور نور لب سے</p>

وہ صادق الاخبار ملا پیکار ہے | آدم میں نعل گیشہ جن دبشہ ہو



یہ نور نظر راحت بیان فخر سلف ہے
آدم کا ہے سرتاج تو حوا کا شہ ہے

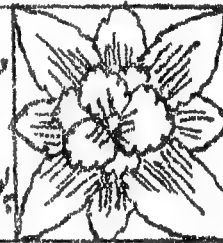


جاتے تھے سید ایک اور ایک بہ کار
اور ایک یہ کارون کو لے جاتی تھی لہا

دو بات آدم کے چپ و راس نمودار
براہ ایک کی جاتی تھی درجہ گلزار

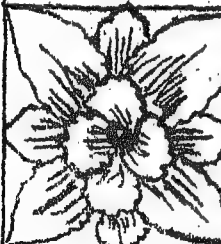


دنیا میں جو پوچھو تو مہلت سے اجل کی
پوری جو ہوئی یہ تو ہے پاداش عمل کی



نیکی یا بدی ظلم و ستم خلق مروت
یا زجر و اہانت و تکبر یا اعانت

جو چاہئے کر چند نفس کی ہی مہلت
خاطر و مدارات عداوت و مہلت

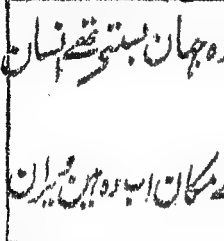


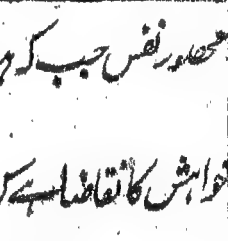

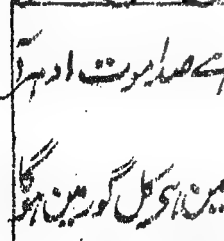
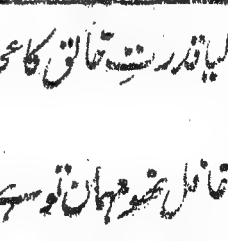






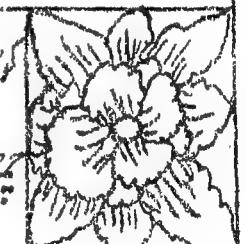
آخر یہ عمل سات ہے اچھا یا برا ہوا
دینا ترے پاس ہو کھوٹا یا کھرا ہو



ہر نخل خزان دیدہ ہو نہ شکین ہے
نصراں کا اگر گور تو مابو کفن ہے

ہر پر آشوب رہ سرخ و من ہے
جو قاسمِ نوحیہ ہے یہ پیر کفن ہے

	جو طبل و علم رکھتے تھے بے نام و نشان ہیں	
	اجاب جو کل بستے تھے وہ آج کھان ہیں	
	یہ حرافت زبانتا ہے ہر اک آن	
	کہنڈیر پیری ہیں وہ جہاں بستے تھے انسان	
	جو زمینت عالم تھے مکان اب وہ ہیں ایران	
	اڑتی ہے وہاں خاک جہاں طبل و علم تھا	
	سکن ہیں درندوں کے جہاں جاوہر تھا	
	محسوس نفس جب کہ ہوا دار فضا میں	
	مخرج عناقصہ ارض و سما میں	
	خواہش کا تقاضا ہے کہ وہ فکر غما میں	
	خواہش کی پیچیدگی ہے کرشنر تو زری	
	اکہتی ہے قضا آ کے پناہ مانگیو کے	
	کیا قدرت تامل کا عجب ہے تماشا	
	ہر شخص کو دیتی ہے صدمت ادھر آ	
	غافل غم وہاں تو ہے چپ نفس کا	
	جو آج گھوڑے میں اکیلے گور میں ہوں گا	
	نری جہاں قارب میں وہی مٹی کر سینگے	

		جب چین پڑیگا تجھے مٹی میں دھیرے			
دیتا ہے نیا دل غم یہ دلوں دل آزار ظاہر میں تو محبوبے باطن میں ہنر و خنر		یہ دہر پر آشوب ہے مکار ہے غدار پلے جو پڑا اسکے زجاہر ہوا زخار			
		خجڑ کا دوسے جاں کا جو عاشق ترے دشمن ہون ترے لاکھ یہ وہ بانی شرے			
چن طمع و ہوس کا پشمار تھا جو شام دنیا سے غافل رہ گئے تھی سے نہیں کام		جو طالب زر میں نہیں ملتا انہیں آرام روتا ہے تو پیسہ کا وہ دولت کا ہو کر اہم			
		کوڑی اگر نام لو دیدہ تھے ہن چہرے چہرے تو چلی جائے کھین جائے نہ ڈھری			
زندانِ غم و رنج و محن میں وہین محبوب ہزار قباد ام ہوس ز رعیت لبوس		جو مال و زب میں وہ ہن بنے فک و ناموس رگ رگ میں بہری حرص ہو اوتار منوس			
		سب آئی اجل دولت و دنیا یہ ہوسب ستارِ فضیلت کا ہر اک یہ سچ ہے پست			

رنگ زلف سے پکریں آپ ذرا غور	ایساں نہیں رہتا ہے زانیکا سداور
اسکے ہیں تو رنگ نہی دھنگ نہی طور	کل کچھ تھا تو کچھ آج ہو کل ہو ویکھا کراؤ

ڈھونڈو جو قدیموں میں سے اب کوئی نہ ہو گیا	وہ آج نہیں ہیں چلو کل ہم بھی نہ ہوینگے
---	--

کرتا ہے سفر بیان سے یکے بعد دیگرے	میرا ہے پدر کل تو پسراج برادر
روتا ہو کوئی غم کہیں خاک ہو برسر	کسطح سے بے خوف ہیں ہم اللہ کر کہ

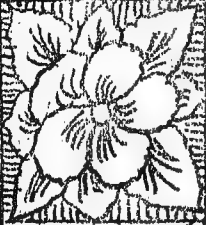
میرا ہی مرے حرص وہوا کم نہیں کرتا	لحے سے زیادہ کبھی ہم غم نہیں کرتے
-----------------------------------	-----------------------------------

ہم کرتے ہیں مرنے کا جو ان مرگہ کے ماتم	آنا بھی سمجھتے نہیں وہ آج تو کل ہم
سامان اجل اپنا بھی ہوتا ہے فراہم	ہم دم جو چلے آج کل جلسے کا کل دم

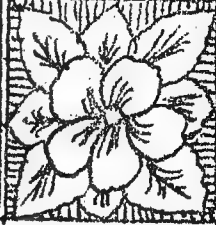
ایک خوف و خطر موت سے دانا نہیں کرتے	ہم دستِ طمع کو کبھی کوتاہ نہیں کرتے
-------------------------------------	-------------------------------------

آتی ہے صدا اگر سے دہشت نشین ہے	کھتی ہے تنہا کہشت تاج و نگین ہے
--------------------------------	---------------------------------

حسرت کا بیان ہو کہ وہ لب زبیرین ہی کہتی ہے تضا مان تھا مگر تہ نہیں ہے

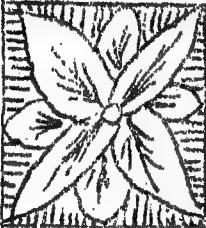


حاکم جو تضا کے تھے وہ ہیں پلے تضا کے
بکڑی ہوئی صورت ہو طپا پنچون گنا کے

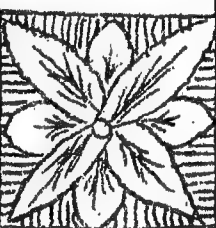


تھے تو ز نظر بارے اور کانکھ نظر ارا
بیچین ہوئے یہ تو ہوا گہنہ وبالا

ہستی میں جو آئی تو ہوئے چاند ا جالا
کھا کہا کے پل لال یہ سوئے کا نوالا

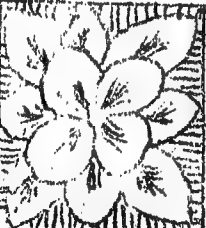


مان آنکھ میں بچھاتی تھی جو چلتے تھے اگر
اب گور میں لائی ہے انہیں موت بکڑ کے

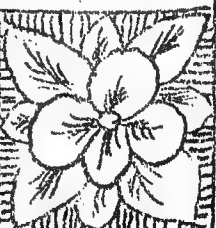


سر زبیر سے لال کا ہو باغ جو آنے
اس دن کے لئے منتیں کی کیا نہیں باقی

کرتی تھی دعا مان یہ شب تسمیہ خوانے
اک چاند سے دو لہن کو بیاہ لائی چاتی



اس لالی کی دنیا میں سدا جلوہ گری رکھ
میں کو ک جلی ہوں تو مری گود بہری رکھ



الشکر کہ شاد اب ہو اچھرہ گلزار

النتہ شکر تر و تازہ ہے گلزار

حسنت لولی نخل چھانی ہو ا پر بار

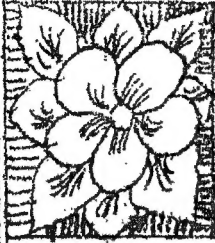
الفصل کہ سر زبیر ہو اسبڑہ رخسار

	<p>پروان جڑ ہلال کیا افضل خدا نے</p> <p>بر لایا تمنا کے ولی نخل و عائنے</p>	
<p>زمیندہ اور نگ ہے اور زینتِ دہم</p> <p>فی عزت و توقیر ہی اور واجبِ تظہیر</p>	<p>سلطانِ سلاطین ہے اور مالکِ قلیم</p> <p>پھر مرجعِ خلق اللہ ہے اور قابلِ سلیم</p>	
	<p>کیا نعم ہو کہ دولت میں ہر کار و کلمہ</p> <p>شست میں سلیمان ہے تو شوکت میں سکندر</p>	
<p>نعمہ و وف چٹک و رباط انکے لئے تھا</p> <p>ہر موسم و ماہ شباط انکے لئے تھا</p>	<p>اسبابِ طرب پیش و نشاط انکے لئے تھا</p> <p>پیرا ہن بجیت و بساط انکے لئے تھا</p>	
	<p>ہر جشنِ خوشی عنایتِ جمشید ہوا تھا</p> <p>ہر راتِ شب قدر تھی دن عید ہوا تھا</p>	
<p>سرشارِ محو مست تو شیدائے دلارام</p> <p>جز بادہ پرستی کے نہیں انکو کوئی کام</p>	<p>تھو بزمِ نشاط آراجوان مہوشِ گلِ قدام</p> <p>شورِ بیدہ سرور و دورۂ دوارفتہ و بدنام</p>	
	<p>ہر سرمنِ خموشی تھی ہر اکِ مان تہا مہوش</p> <p>حاضر کی عیدِ حالت تھی کہ غائب تھی زائوش</p>	

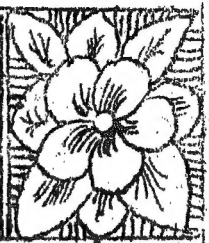
۵۴
 طالعہ درمیں کے
 ایک چھوٹا سا
 کہ جس میں
 تمام اس کا
 عین و کرم اس کا
 کرنے میں

جز بادہ کشی اور نہ کرنے تھا شغل کوئی اور	کرتے تھے مئے ناب کا احباب ان دور
خداستہ زاد نہیں آج کا فردا بہ نہ بچہ غور	مجنون کی سی حالت تھی تو دیوانہ کو کچھ طور
جس دوش پہ شیطان ہوا کسی گوش نہیں ہے	کیا پند سنے وہ کہ جسے ہوش نہیں ہے
کھتا تھا نصیحت کی اگر کوئی نکلوار	ہو جاتے تھے اوس یار کی کشور سے پھیر
ہونا تھا وہ زندان عقوبت میں گرفتار	محبوس حرم ہوتے تھے با تاتہا گہوار
سب ہین زن و فرزند مسلسل بے سلاسل	اک بات مکی کیا کہ نیامت ہوئی نازل
اوس صبح و شفق کی نصیحت کی سراسر	محبوس ہو سب زن و فرزند و برادر
بے پریش حوال ہوئے قتل وہ بیکسر	اس جرم میں ڈھیلا نہ مارا کہ کی جگہ بدر
اوس تلخ نصیحت سے غضب گہیرا تھا	کج فہم نے اوس جا پہل پھیر دیا تھا
مشغول رہا کرتے تھے عیش و طرب میں	بڑھتا تھا قدم روزہ حرم طلب میں

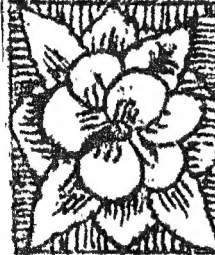
ناگاہ گز قرار ہوئے تھر غضب میں | واثر وں ہوا سخت پھٹے عالمی قلب میں



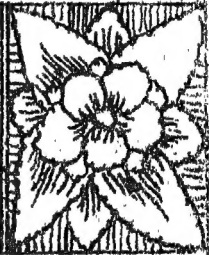
غفلت میں ابل کڑی از خود ہوئی رفت
لے آئی بقا تیار فدا دست گرفت



ناگاہ فضا آکے ہوئی اونکی گل گیسر | تدبیر و علاج اور دولے کی تاثیر
تشخیص جہا تک کی اولیٰ ہوئی تدبیر | پر خستہ و غضب سے اوتس کی تعمیر



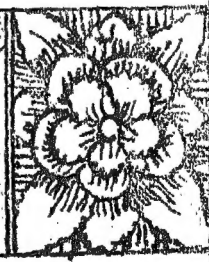
وہ شوکت و جہت کے کھان آج او بد خو
کان میں جو گراتے تھے پیٹری پہ لہو کو



وہ باہ و چشم او سر شکر ہو کھان آج | وہ تاج و نگین خلعت پر زہر ہو کھان آج
وہ ملک کہہ میں وہ مظفر ہو کھان آج | کیا ہو گئی وہ زمینت سرور ہو کھان آج



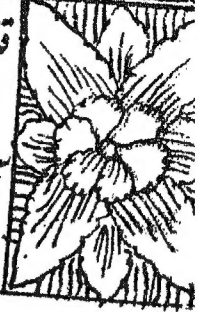
کل ملک تعلیم تھا اور شاہ ز من کا -
صد جیف کہ وہ آج ہی محتاج کفر کا



بس عالم تمثال کے اب کچھ چکا امثال | دیکھا دیا اسن ہر پر آشوب کی سب پال
پر عالم تمثال میں میں بن گیا تمثال - | اللہ کرے خیر کہ ابتر ہے حال



قابو میں نہ دل ہو نہ زبان سے بس میں



ایا ہے بڑا پامچہ تمیں برس میں

ڈہل ڈہل کے بھا جاتا ہوا غبن جگر کا

اندام میں عرشہ ہے لرزتا ہوا سر کا

اکسان مجھے آیا ہے جوانی و بڑاپا

مونہ بالا و سر گالا ذرا دیکھو تماشا



اب شمسہ کچھ جینے کے آثار نہیں ہیں

واسطے سندوس بچے

ظاہر ہے کہ یہ بچنے کے اظہار نہیں ہیں

کہ یہ کتاب طبع گنگوٹی
غزیرکن کی بوند امیر طبع
ثبت کی گئی ہے۔

الحمد للہ والمنة ورین آیام فرخندہ فرجام کتاب لاجواب از تعنیف منیف طوطی
شکرستان بلاغت و عندلیب گلستان فصاحت اعنی جناب معالی القاب مولو
شفقت حسین عرف ابو المحاسن متخلص شمس ادا م الله فیضہ مسمی بریاض
از اہتمام خادم العلما ناچیر جہان محمد علی خان - در مطبع غزیرکن واقع چتہ
نواب نثار الملک مرحوم مطبع گردید -
اطلاع کوئی صاحب بغیر اجازت مصنف کے قصد چہاں نہ پیاہو کالفا
ون



UNCLASSIFIED

1. The book must be returned on the date stamped above
2. A fine of **Re. 1-00** per volume per day shall be charged for text-book and **10 Paise** per volume per day for general books kept over-due.